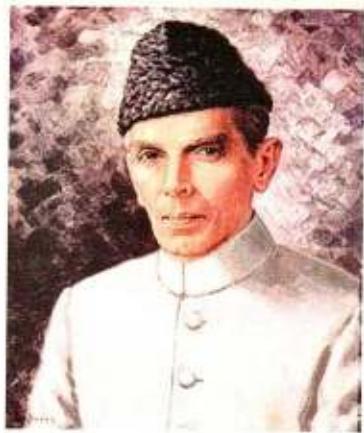


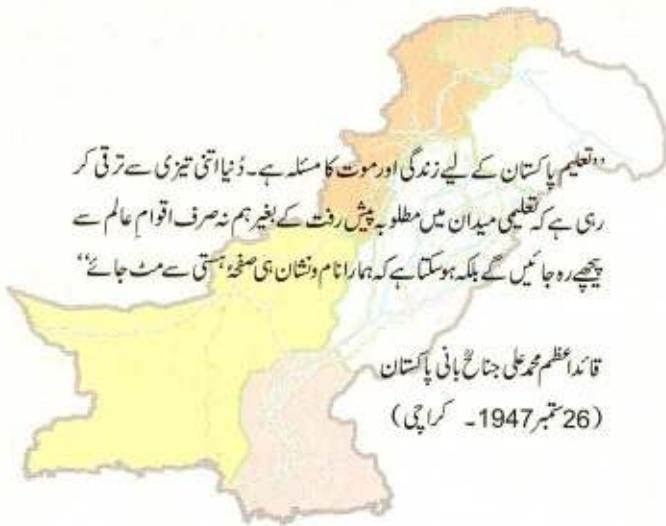
# فارسی

۱۱





"اعیم پاکستان کے لیے زندگی اور موت کا منہد ہے۔ دنیا تیزی سے ترقی کر رہی ہے کہ تعلیم میدان میں مظلوم پیش رفت کے بغیر ہم نہ صرف اقوام عالم سے چیچھے رہ جائیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہمارا نام و نشان یقیناً ہتھی سے مت جائے۔"



قائد اعظم محمد علی جناح بانی پاکستان  
(26 ستمبر 1947ء۔ کراچی)

## قومی ترانہ

پاک سر زمین شاد باد      کشور حسین شاد باد  
تو نشانِ عزم عالی شان      ارض پاکستان  
مرکزِ یقین شاد باد  
پاک سر زمین کا نظام      قوتِ اخوتِ عوام  
قومِ ملک سلطنت      پاک ندہ تابندہ باد  
شاد باد منزلِ مراد  
پرچمِ ستارہ و ہلال      رہبر ترقی و کمال  
ترجمانِ ماضی شانِ حال      جانِ استقبال  
سایہِ خدائے ذوالجلال



پنجاب نیکست بک بورڈ کی تمام نصابی کتب کے نائل پر ایک یافتی نشان چھپاں ہو گا، ایک خاص انداز سے حرکت دینے پر اس کا رنگ تبدیل ہو جائے گا۔ یعنی پنجاب نیکست بک بورڈ کی اصلی کتاب ہونے کی نشانی ہے۔ پنجاب نیکست بک بورڈ کی کتاب خریدتے وقت یہ یافتی نشان ضرور دیکھیں اور اگر یہ یافتی نشان کتاب کے سروق پر موجود ہو یا اس کو جعلی طور پر تبدیل کیا گیا ہو تو ایسی کتاب ہرگز نہ خریدیں۔

# فارسی

برای

کلاس یازدهم

پنجا ب شیکست بک بورڈ - لاہور

جملہ حقوق بحق پنجاب تیکست بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔

تیار کردہ : پنجاب تیکست بک بورڈ، لاہور

منظور کردہ : وفاقی وزارت تعلیم حکومت پاکستان، اسلام آباد

مصنفین	☆ خانم دکتر خالدہ آفتاب	☆ محمد خان گلیم
	☆ نوازش علی شیخ (مرحوم)	☆ غلام معین الدین ناظمی

مدیر	☆ پرسور دکتر آفتاب اصغر
------	-------------------------

مگران طباعت	☆ ریاض حسین	☆ خانم شفقتہ صابر
-------------	-------------	-------------------

سرور ق - کپوزنگ : بتعاون خان فرنگ جمہوری اسلامی ایران - لاہور

پبلشرز : سرتاج بک ڈپاردو بازار لاہور

پرنٹرز : فریش روڈ ریڈ روڈ پرنٹرز لاہور

کوڈ نمبر	اول	ایڈیشن	طبعات	تعداد	قیمت
XLVII/AL			17th	15,000	39.00

15534

## پیش گفتار

فارسی، عالم اسلام کی دوسری بڑی زبان ہے اور تقریباً ایک ہزار سال تک بر صیر پاک و ہند کی علمی، ادبی، ثقافتی اور سرکاری زبان رہ چکی ہے۔ یہاں کے مسلمانوں کا تمام تربیتی سرمایہ فارسی ہی میں محفوظ ہے۔ اگر ہم اپنے شاندار ماضی سے رابطہ استوار رکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں فارسی زبان و ادب سے آشنائی حاصل کرنا ہوگی۔ فارسی سکھے بغیر ہم عالم اسلام اور بر صیر کی تاریخ سے کاملاً آگاہ نہیں ہو سکتے۔ فارسی ہمارے آباء و اجداد کی زبان ہے اور ہمیں اپنے اس عظیم دراثت کی قدر و قیمت کا احساس ہونا چاہیے۔ فارسی بہت سے برادر اسلامی ممالک میں رائج ہے۔ ایران، افغانستان، ترکی اور عراق کے علاوہ، وسط ایشیا کے نئے آزاد ہونے والے اسلامی ممالک میں بھی اس کے بولنے والے اکثریت میں ہیں۔ یوں یہ خوبصورت زبان، ان تمام ممالک کے باہم روایت میں کام آسکتی ہے۔

فارسی میں علم و ادب و اخلاق کا اتنا ذخیرہ تخلیق ہوا ہے کہ دنیا کی شاید ہی کوئی اور زبان اس کی مثال پیش کر سکتی ہو! ایسے اعلیٰ وارفع ادب سے آشنائی ہمیں تعمیر سیرت اور تہذیب کردار میں غیر معمولی مدد دے سکتی ہے۔ خود ہمارے قومی شاعر حضرت علامہ اقبال کا پیشتر کلام فارسی میں ہے۔ فارسی جانے بغیر ہم فکر اقبال کی روح سے پوری طرح آگاہ نہیں ہو سکتے۔

دنیا کی ہر زندہ زبان کی طرح، فارسی میں بھی بہت سی تبدیلیاں آچکی ہیں۔ کچھ پرانے الفاظ متروک ہو گئے، بہت سے نئے لفظ رائج ہوئے، کافی الفاظ کے معانی بدل گئے، قواعد میں بھی کچھ تبدیلیاں ہوئیں، طرز الماء میں بھی خاصی پیش رفت ہوئی اور اظہار و بیان کے پیرائے بھی نئے سانچوں میں ڈھل گئے اس لیے قدیم فارسی کے ساتھ ساتھ جدید فارسی لفظ و نثر سے آگاہی بھی ضروری ہے۔ اس کتاب کی تالیف میں ان تمام امور کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ خاص طور پر اختصار اور سلاست پیش نظر کی گئی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ جب یہ کتاب جدید فارسی لب و لہجے کے اصولوں کے مطابق پڑھائی جائے گی تو اس کی افادیت دوچند ہو جائے گی۔

## مُصْنَفِين

به نام خدا بخششندۀ مهربان

# فهرس

عنوان	شماره
پیش‌گفتار	
(نظم)	
ترجمه سوره حمد	۱
نعت	۲
کلام خدا	۳
کتاب (منظومه)	۴
سید علی هجویری	۵
خلفای راشدین	
(نظم)	
در وصف داغگاه	
فرخی سیستانی	۶
امام غزالی	۷
نامه به سلطان سنجر سلجوقی	
(نظم)	
مسعود سعد سلمان لاہوری	۸
او گرامی تراست، گو دانا است	

- سید الدین محمد عوفی ۹  
جوامع الحکایات
- ۱۰ نظامی گنجوی  
پندها
- (نظم)  
(نظم)
- تنهای ماندن شیرین ...
- ۱۱ مولانا جلال الدین رومی  
موسیٰ و شبان
- (نظم)  
(نظم)
- حسن سجزی دهلوی<sup>۱</sup>  
سخنان خواجه نظام الدین اولیا<sup>۲</sup>
- ۱۲ امیر خسرو<sup>۳</sup>  
غزلهای خسرو<sup>۴</sup>
- (غزل)  
(غزل)
- ضیاء الدین بخششی<sup>۵</sup>  
مرواریدهایی از سلک السلوک
- ۱۳ خواجه حافظ شیرازی<sup>۶</sup>  
غزلیات حافظ<sup>۷</sup>
- (نظم)  
(نظم)
- مولانا جامی<sup>۸</sup>  
گزیده‌ای از بهارستان
- ۱۴ نور الدین محمد جهانگیر  
گزیده‌ای از توزک جهانگیری
- ۱۵ حضرت سچل سرمست<sup>۹</sup>
- ۱۶
- ۱۷
- ۱۸

١٩	ملکُ الشعراَء بہار
٢٠	دروڈ بر پاکستان
	غزل
	در کلاس
٢١	نصیحت به فرزند
٢٢	فاطمه جناح <sup>۲</sup>
٢٣	علامه محمد اقبال <sup>۳</sup>
	محاورہ مابین خدا و انسان
	نهانی
٢٤	داستان پرواز
٢٥	نیما یوشیج
	آمد بہاران
٢٦	نامه ای به پسرم
٢٧	غزل
٢٨	راشد منہاس ، نشان حیدر
٢٩	ارزش ورزش
٣٠	در کتابخانه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

به نام خداوند بخشندۀ مهربان

## ترجمۀ سُورۀ الحمد

به نام خداوند بخشندۀ مهربان.

ستایش خداوندی را سزا است که پروردگار جهان است.

بخشندۀ مهربان است.

مالک رُوز سزا و جزا است.

تنها تورا می پرستیم و تنها از تویاری می طلبیم.

ما را به راه راست راهنمایی فرما.

راه کسانی که به آنان نعمت داده ای، نه راه آنان که برایشان خشم گرفته ای، و نه راه گمراهان و سرگشتگان.

(دکتر مصطفی خرم دل: تفسیر نور)

## فرهنگ

ستایش: تعریف

BXSH : صرف

BXSHNDH : (BXSH+NDH) BXSHTE WLA, BXSHIDN MCDR : BXSH

SZSA : QABL, ABL, LAC, MNTSP, MZYD N MCDR - MNTSP HONA

می پرستیم : ہم پرستش کرتے ہیں، (پرستیدن : پوجنا)  
 می طلبیم : ہم طلب کرتے ہیں، (طلبیدن : طلب کرنا)  
 سزا و جزا : گناہوں کی سزا اور نکیوں کا اجر  
 بہ آنان : (بہ + آن + ان) اُن پر اُن کو  
 خشم گرفته ای : تو ناراض ہوا ہے (خشم گرفتن : ناراض ہونا)  
 سرگشتگان : آوارہ و گمراہ لوگ

### تمرین

- ۱

- ۱ - ”مالک سزا و جزا“ سے کیا مراد ہے ؟
- ۲ - اللہ نے کن لوگوں کو نعمتوں سے نوازا ہے ؟
- ۳ - اس سبق میں اللہ کی کون کون سی صفات بیان کی گئی ہیں ؟
- ۴ - اللہ کا قہر و غضب کن لوگوں کے لیے ہے ؟
- ۵ - ہمیں کن لوگوں کے راستے پر چلنا چاہیے ؟

- ۲

- ۱ - بخشندہ (بخش + ندہ) جیسے پانچ الفاظ لکھیے۔
- ۲ - گمراہ کی جمع گمراہان ہے تو سرگشتگان کیوں ہے ؟
- ۳ - مندرجہ ذیل افعال کیا ہیں ؟ صینے بھی بیان کیجیے :

می پرستیم ، دادہ ای ، فرما

## نعت

خلاف پیغمبر کسی ره گزید  
 که هرگز به منزل نخواهد رسید  
 کلیمی که چرخ فلک طور اوست  
 فمه نورها پرتو نور اوست  
 درود ملک بر روان توباد!  
 بر أصحاب و بر پیروان توباد!  
 نُخستین ابوبکر، پیر مرید  
 عمر، پنجه بر پیج دیو مرید  
 خردمند عثمان، شب زنده دار  
 چهارم علی، شاه ذلذل سوار  
 خُدایا! به حق بنی فاطمه  
 که بر قول ایمان گنی خاتمه  
 اگر دعوتم رد گنی، ور، قبول  
 من و دست و دامان آل رسول  
 ندام گدامین سخن گویمت  
 که والا تری زانچه من گویمت  
 چه وصفت گند سعدی ناتمام  
 عليك الصلوة أى نبى السلام

(سعدي شيرازى: بوستان)

## فرہنگ

گزیدن : چنا ، منتخب کرنا	چرخ فلک : آسمان
دیو : شیطان	مرید : سرکش ، نافرمان ، باغی
ذلذل : رسولِ کریم کے ایک خپر کا نام	بے حق : کے طفیل ، کے صدقے
بنی فاطمہ : حضرت فاطمہؓ کی اولاد	دعوت : میری دعا
ور : و اگر کا مخفف	گویمت : (گویم+ت) میں تجھے کہوں
علیک الصَّلَاةُ : آپ پر رحمت ہو	
پنجہ بر پیچ : پنجہ مر وڑنے والا ، کس بل نکال دینے والا	
شب زندہ دار : راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے والا	

## تمرین

-۱

- ۱ - شاعر کے نزدیک خلافِ سنت پر عمل کرنے والے کا کیا انجام ہوتا ہے ؟
- ۲ - دوسرے شعر میں کون سی تبلیغ ہے ؟
- ۳ - خلفائے راشدین کی کیا کیا صفات بیان کی گئی ہیں ؟
- ۴ - "بنی فاطمہؓ" سے کیا مراد ہے ؟
- ۵ - شاعر نے اپنے آپ کو "ناتمام" کیوں کہا ہے ؟

۱ - مندرجہ ذیل الفاظ کے آخری حروف کیا ہیں ؟

و صفت ، گویت ، دعویٰ

۲ - ”نحو احمد رسید“ کون سافعل ہے ؟ پوری گردان لکھیے ۔

۳ - واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے ؟

پیغمبر ، نورها ، ملک ، اصحاب ، پیروان ، دیو ، سخن

## کلام خدا

در زمان حضرت پیغمبر اکرم، مرد ناشناسی وارد مکه شد. این مرد خیلی دانا و با هوش بود. تا آن زمان، آنحضرت هنوز به مدینه هجرت نکرده بود مشرکان مکه، مثل همیشه، فوری پیش آن مرد رفتند تا از او خواهش گفند که به حرفاٰی رسول اکرم گوش فراندند.

به او گفتند: ”محمد ابن عبد الله را می شناسی“ ۹

گفت: ”نخیر، نمی شناسیم، او کیست“ ۹

”جوانی است از قبیلهٰ قریش که می گوید: خدایی نیست جز خداوند یکتا و محمد پیغمبرش هست.“ مشرکان گفتند.

”عجب! دیگر چه می گوید“ ۹ مرد اصلاً باور نمی کرد.

”دیگر این که بُتها را نپرستید و از ستمگران اطاعت نکنید.“

”راست می گویید، واقعاً اینطور است“<sup>۶</sup>

”بله، صد در صد راست و حالا بندگان ما، از ما اصلاً اطاعت نمی کنند و می گویند که ما مسلمان شده ایم و پیرو محمد هستیم. غیر از خداوند یگانه هیچکس شایسته اطاعت مان نیست. از تو خواهش می گنیم که ...“

”بفرمایید، چه خواهشی دارید“<sup>۷</sup>

”همین که تا وقتی که در مکه هستی، سعی نکن که با او ملاقات گنی!“

”آخر چرا؟ چه عیبی دارد“<sup>۸</sup> اشتیاق مرد بیشتر شده بود.

”تونمی دانی. او مردی است ساحر. هر کسی که حرفهایش را گوش می گند، دیوانه و گمراه می شود.“

”خیلی خوب، مسئله ای نیست. حرفهایش را گوش نمی کنم ولی خیلی دلم می خواهد اقلام ساحر بزرگ را ببینم“<sup>۹</sup>

”خوب، می توانی ببینی. برو به کعبه آنجا حتماً خواهد بود. این پنبه را در گوشها یت بگذار. یادت نزود. مواظب باشی!“

آن مرد، پنبه را گرفت و به سوی کعبه راه افتاد. همینکه وارد حرم شد، دید که مرد با وقاری آنجا هست وزیر لب دارد چیزی می خواند.

”حتماً“ محمد بن عبد الله همین است. او فکر کرد و با خود گفت: ”باید حرف این آقا را به دقت گوش گنم. اگر حرف حسابی می زند، می پذیرم، والا خیر!“

زمزمه ای به گوشش رسید. او گوش فراداد. از کلمات پُر معنی و زیبا لذت بُرد. انگار حرفهای محمد توی قلبش می نشستند! جلو رفت. خودش را معرفی کرد و گفت:

”کلمات شما بسیار جالب است. ممکن است برای من کمی بیشتر بخوانید“<sup>۱۰</sup>

آری، کسی که داشت حرف می زد، حضرت محمد بود. آنحضرت لبخند زد و فرمود:

”این کلام، مالِ من نیست بلکه کلام خُدای من است که مرا به پیامبری برگزیده است. اینک کلام خدارا گوش گنید.“

کلام عجیبی بود! او هرگز کلامی مثل آن نشنیده بود. با شنیدن آن مات و مبهوت ماند. وقتی به خود آمد، فریاد زد:

”قبول دارم که این کلام شما نیست، بلکه کلام خدا است و شما پیامبر راستین وی هستید!“ من به شما ایمان می آورم“

(معین نظامی)

## فرهنگ

ناشناسی : (ناشناش-ی) کوئی / کوئی اجنبی اصلاً : بالکل ، سرے سے

صد در صد : سونی صد یگانه : واحد ، اکیلا ، یکتا

چه عیبی دارد؟ : کیا حرج ہے؟ غریب : اجنبی

مسئله ای نیست : کوئی بات نہیں ہے پنبه : روئی

یادت نَرُود : تجھے بھول نہ جائے مواطن باشی : تو مختار ہنا!

راہ افتادن : چلنا ، روانہ ہونا ہمینکہ : جو نہیں

دارد می خواند : وہ پڑھ رہا ہے به دقت : غور سے

حروف حسابی : معقول بات والا ، خیر : و گرنه ، نہیں

لذت بُردن : لطف اندوز ہونا جلو رفتن : آگے بڑھنا

معرفی کردن : تعارف کرنا کر کرانا مات و مبهوت : حیرت زده ، چکانگا

اقلًا : کم از کم

لبخند زدن : مُسکرانا

حتماً : يقيناً

نمی شناسمش : شناختن مصدر : پچانا (ن+می+شناش+م+ش) میں اس کو نہیں پچانا تبا  
باور نمی کرد : باور کردن : یقین کرنا ، وہ یقین نہیں کر رہا تھا۔

گوش می گند : گوش کروں ، سُننا ، سُننا ہے۔

انگار : انگاشتن مصدر : خیال کرنا (انگارو) - انگار : خیال کر (گویا) ، جیسے  
بے خود آمدن : آپے میں آنا / ہوش میں آنا

راستین : (راست + ین) سچا ، بحق

### تمرین

-۱

۱ - اجنبی شخص آنحضرت کی خدمت میں بھرت سے پہلے آیا تھا یا بعد میں ؟

۲ - مشرکین ملہ کیوں نہیں چاہتے تھے کہ اجنبی آنحضرت سے ملے ؟

۳ - مشرکین نے اجنبی کو آنحضرت کے بارے میں کیا بتایا ؟

۴ - اجنبی آنحضرت سے کہاں ملا ؟ آپ اس وقت کیا کر رہے تھے ؟

۵ - اجنبی کیوں مسلمان ہو گیا ؟

-۲

۱ - ناشناس (نا+شناش) کی طرح کی پانچ مثالیں لکھیے۔

۲- مشرکان (مشرک+ان) کی طرح مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع بنائیے :

مرد ، زن ، شاعر ، پیغمبر ، کودک

۳- مندرجہ ذیل کلمات کے مقابلہ کھیلے :

ناشناں ، مشترک ، حُب ، راستین ، ایمان

## كتاب

اگر باز جویی خطا از صواب

نیابی یکی همنشین چون کتاب

ز کار جهانست دهد آگہی

بیاموزدت راه و رسم بھی

بود سوی آزادگی رہنمون

گند مرد را دین و دانش فزون

کتاب است آیینہ روزگار

که بینی در آن رازها آشکار

چنین همنشین گر به دست آوری

نشاید که بگذاری و بگذاری

(استاد بدیع الزمان فیروز انقر)

## فرهنگ

صواب : صحیح ، درست ، اچھا      بھی : اچھائی ، بہتری  
 رہنمون : راہنما      به دست آوردن : حاصل کرنا  
 بیاموزدَت : آموختن : سکھانا (بے + آموزد + ت) ٹھجھے سکھاتی ہے  
 راہ و رسم : طور طریق ، عادات و اطوار  
 نشاید : شایستن : مناسب / لائق ہونا - شاید (نہ + شاید) نہیں چاہیے، مناسب نہیں ہے۔  
 بگذاری و بگذری : گذاشت : چھوڑنا ← گزارو ← گذار (بے گذار + ی) تو چھوڑ دے۔  
 گذشت : گزرنा ، جانا - گزرو - گذر (بے گذر + ی) تو چلا جائے

## تمرین

- ۱

- ۱ - شاعر کے نزدیک بہترین ہمتشین کون ہے ؟
- ۲ - اس نظم میں کتاب کے کون کون سے فوائد بیان کیے گئے ہیں ؟
- ۳ - کتاب کو ”آئینہ روزگار“ کیوں کہا گیا ہے ؟
- ۴ - یہ نظم کس شاعر کی تخلیق ہے ؟
- ۵ - کتاب کے بارے میں فارسی میں پنج منحصر جملے لکھیے ؟

- ۲

- ۱ - فعل اور صیغہ لکھیے۔
- جویی ، نیابی ، دھد ، گھمد ، نشاید

- ۲ - بیامورَّت کے اجزا الگ الگ لکھیے۔  
 ۳ - مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی بیان کیجیے ؟  
 صواب ، بھی ، رہنمون ، فزون ، آشکار

### سید علی ہجویری

ابو الحسن علی بن عثمان جلا بی ہجویری غزنوی، داتا گنج بخش کے عوامی لقب سے معروف ہیں۔ آپ غزنی میں پیدا ہوئے۔ علوم و فنون کی تحصیل کے بعد راہ سلوک پر گامزن ہوئے۔ اسلامی ممالک میں سیر و سیاحت کی اور سلطان مسعود غزنوی کے عہد حکومت (۵۲۱ھ - ۵۳۱ھ) میں لاہور تشریف لائے۔ آپ کی وجہ سے ہزاروں غیر مسلم نعمتِ اسلام سے بہرہ یاب ہوئے۔

آپ کی تاریخ وصال کے بارے میں متعدد اقوال ہیں۔ نکشن نے آپ کا سن وصال ۵۴۶ھ تا ۵۴۹ھ کا کوئی درمیانی سال کہا ہے۔ مولانا جامی کا وہ کتبہ جو آستانہ عالیہ پر نصب تھا وہ اس میں لفظ "سردار" سے سال وصال بتاتے ہیں۔ محمد شفیع نے ۵۷۹ھ اور جبیحی قدمہ ہاری نے ۵۰۰ھ لکھا ہے۔ قرین قیاس ۵۴۹ھ کا کوئی درمیانی سال ہے۔

سید علی ہجویری اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم دین اور عظیم صوفی تھے۔ برصغیر میں اشاعتِ اسلام کے سلسلے میں آپ کی خدمات کے پیش نظر، برصغیر کے عوام آپ سے بے حد عقیدت رکھتے ہیں۔ آپ فارسی زبان کے ادیب اور شاعر بھی تھے۔ بہت سی تصنیفات تھیں، جو ضائع ہو گئیں۔ آپ کی اہم ترین کتاب

کشف الحجب، خوش قسمتی سے آج بھی موجود ہے۔ تصوف و عرفان کے موضوع پر یہ کتاب، ہزاروں کتابوں پر بھاری ہے۔ ہر عہد کے اہل علم و نظر نے اس عظیم کتاب کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ فارسی میں اس موضوع پر یہ اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے۔ اس کا انداز بیان بہت دلنشیں اور اثر انگیز ہے۔ سید علی چحوری کی تحریر، فارسی نشر کا لکش نمونہ ہے۔

### خلفای راشدین

بعد از انبیاء، بہترین آنام خلیفہ پیغمبر ابوبکر صدیق بود۔ چون ابوبکر را بے خلافت بیعت کردند، وی بر منبر شد و اندر میان خطبه گفت:

”بے خدا که من بر امارت حریص نیستم و نبودم و هرگز روزی و شبی، ارادت آن بر دلم گذر نکرد و مرا بدان رغبت نبود، و مرا اندر آن راحت نیست۔“

امام اهل تحقیق و اندر بحر محبت غریق عمر خطاب بود۔ پیغمبر گفت: ”حق بر زیان عمر سخن گوید۔“ از عمر می آرند که گفت: غزلت، راحت بود از هم نشینان بد.

عمر از خواص رسول و اندر حضرت حق به همه افعالش مقبول بود.

گوهر گنج حیا عثمان بن عفان کے وی را فضایل ہوید است۔ چون غوغای بر درگاه وی مجتمع شد، غلامانش سلاح برداشتند، گفت: ”هر که سلاح برنگیرد، از مال من آزاد است۔“

حسن (بن علی) گفت: ”یا امیر المؤمنین! من بی فرمان تو شمشیر نتوانم کشید، و تو امام برقی، مرا فرمان ده تا بلای این قوم از تو دفع گنم۔“ وی را گفت: ”ای برادر زادہ من! بازگرد، و اندر خانہ خود بنشین تا فرمان خداوند و تقدير چہ باشد، که مارا

به خون ریختن حاجت نیست.“

عم زاده مصطفی و مقتدای اولیاء ابوالحسن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ، او را اندر این طریقت شانی عظیم و درجه ای رفیع بود.

سانلی را، که از وی پرسیده بود که پاکیزه ترین کسب هاچیست<sup>۴</sup>، گفت: ”غناه القلب بالله“. و هر دل که به خُدای تعالیٰ توانگر باشد، نیستی دنیاوی را درویش نگرداند و هستی آن شادی نیارداش.

(سید علی هجویری)

## فرهنگ

اماۃت : حکومت ، اقتدار	آنام : لوگ، عوام انس
بدان : (بے + آن) اس کی طرف	ارادت : ارادہ، خیال
غوغا : ہنگامہ ، باغیوں / بلوائیوں کا گروہ	ھویدا: واضح ، ظاہر ، روش
سلاخ : ہتھیار ، اس کی جمع اسلحہ۔	مجتمع: جمع
عم زادہ : چچا کا بیٹا	دفع کردن: دُور کرنا ، ہٹانا
رفیع : بلند و برتر	مقتدا: پیشوں ، امام
غناه القلب : دل کا غنی ہونا ، استغاثاء	گسب: پیشہ
هستی : ہونا ، وجود	نیستی : نہ ہونا ، عدم

## تمرین

- ۱

- ۱ - داتا گنج بخش کا پورا نام اور ان کی مشہور کتاب کا نام بتائیے ؟
- ۲ - ”بہترین نام بعد انبیاء“ کون ہیں ؟
- ۳ - حضرت عثمانؓ نے حضرت امام حسن سے کیا فرمایا تھا ؟
- ۴ - ”غناہ القلب“ سے کیا مراد ہے ؟
- ۵ - سید علی جویریؒ کے حالاتِ زندگی اور علمی و روحانی خدمات پر اردو میں مختصر نوٹ لکھیے ؟

- ۲

- ۱ - مندرجہ ذیل الفاظ کے واحد لکھیے۔  
افعال ، انبیاء ، فضائل ، اولیاء ، اسلحہ
  - ۲ - مندرجہ ذیل مرکبات کون سی قسم ہیں ؟  
بہترین نام ، امام اہل تحقیق ، غلامانش ، فرمان خداوند ، مقتداٰی اولیاء
-

## فرُخی سیستانی

علی نام، ابو الحسن کنیت اور فرخی تخلص تھا۔ ۳۷۰ بھری قمری کے لگ بھگ سیستان جیسے دور افراطہ اور پسمندہ علاقے میں پیدا ہوا۔ فرخی کا باپ جو لوغ، سیستان کے امیر خلف بانو کا غلام تھا۔ فرخی کو بچپن ہی سے شعرو شاعری کا شوق تھا۔ پہلے چنانچہ سلسلہ چغا نیاں کے امیر ابوالمظفر کے دربار سے وابستہ رہا۔ بعد میں سلطان مسعود غزنوی کے دربار سے بھی وابستہ رہا۔ اُسے تین بار ہندوستان کے سفر کا موقع ملا۔ ۱۰۳۷/۵۴۲۹ میں وفات پائی۔

فرخی، غزنوی دور کے اہم ترین شاعروں میں شمار ہوتا ہے۔ اس دور میں قصیدہ مقبول ترین صنف تھی۔ فرخی کی بنیادی وجہ شهرت بھی قصیدہ سرائی ہی ہے۔

قصیدہ لفظِ قصد سے نکلا ہے، جس کا مطلب ہے ارادہ یا توجہ کرنا۔ چونکہ یہ شاعری بادشاہوں کی مداحی کر کے انعام و اکرام حاصل کرنے کے ارادے سے کی جاتی تھی، اس لیے اس کا نام قصیدہ پڑ گیا۔ عموماً اس صنف کے یہ اجزاء ہوتے ہیں:

۱- تشیب یا نسب : اسے تعزیل بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں مناظر فطرت، معاملات عشق و محبت یا محافلِ عیش و نشاط کا بیان ہوتا ہے۔ یہ بہت بلکی پھلکی، تروتازہ اور فرحت بخش قسم کی شاعری ہوتی ہے۔

۲- گریز یا مخلص : اس حصے میں شاعر تمہیدی اور غیر متعلق شاعری سے بڑے تجھ آنگیز انداز میں اصل موضوع کی طرف رجوع کرتا ہے۔ موضوع کی تبدیلی کا یہ عمل جتنا غیر محسوس طریقے سے ہو، اُتنا ہی زیادہ متاثر کن ہوتا ہے۔

۳- مدح : یہ قصیدے کا بنیادی یا مرکزی حصہ ہے۔ اس میں بادشاہ، شاہزادے، وزیر یا امیر کی توصیف و ستائش کی جاتی ہے۔ مبالغہ آمیز انداز میں اس کی قابلیت، شجاعت اور سخاوت کی تعریف کی

جاتی ہے۔ دربار، شکار اور جنگی فتوحات کا ذکر بھی ہوتا ہے۔

۴۔ مدد عایا تقاضا : اس حصے میں شاعر اپنی بدحالی کا ذکر کرتا ہے اور انعام و اکرام کا تقاضا کرتا ہے۔

۵۔ دعا : یہ قصیدے کا اختتامی حصہ ہوتا ہے۔ اس میں مدد و حکومت اور صحت و سلامتی کی دعا میں دی جاتی ہیں۔

فارسی میں مدحیہ قصائد کے علاوہ دینی و مذہبی اور اخلاقی و عرفانی موضوعات پر بھی قصیدے لکھے گئے ہیں۔ قصیدہ نگاری میں رودکی، فرنخی، عنصری، منوچہری، انوری، خاقانی، ظہیر فاریابی، امیر خرو، سنائی، عطار، سعدی، جامی، عرفی، فیضی، نظیری، طالب آملی، بیدل، غالب اور قاؤنی کے نام نمایاں ہیں۔

قصیدے میں فرنخی کا انداز بیان سادہ، رواں، رنگین اور شیریں ہے۔ اس کے قصائد کی تشابیب بہت دلآل ویز ہیں۔ ان میں انتہائی نبوصوت منظر نگاری کی گئی ہے۔ فرنخی کے کچھ قصیدے بہت مشہور ہیں۔ سومنات کی فتح پر لکھا جانے والا قصیدہ اُس کے فکر و فن کا شاہکار مانا جاتا ہے۔ فتح کشیر کا تہبیتی قصیدہ بھی بے مثال ہے۔ ایسے قصائد، بر صغیر کی اسلامی تاریخ کا اہم مأخذ بھی ہیں اور کئی مؤرخین نے ان سے استفادہ کیا ہے۔

فرنخی نے قصیدے کی شکل میں، سلطان محمود غزنوی کا جو مرثیہ لکھا ہے، وہ انسانی جذبات کا بہترین عکاس ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ نم و اندوہ میں ڈوبتا ہوا ہے۔ لب و لبھ میں سچا درد اور شدت اخلاص موجز ہے۔

فرنخی کا قصیدہ ”داغ گاہ“ بھی فارسی کے بہترین قصائد میں شمار ہوتا ہے۔ اس میں فرنخی کافن درجہ کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ جمال فطرت کی منظر نگاری میں یہ قصیدہ بے مثال ہے۔ اس کی تشبیب میں سے کچھ اشعار نصاب میں شامل کیے جا رہے ہیں۔

## دروصف داغگاه

چون پَرَند نیلگون بر رُوی پُوشد مرغزار  
 پَرنیان هفت رنگ آندر سر آزد کوہسار  
 خاک را چون ناف آهُمشک زاید بی قیاس  
 بید را چون پِر طوطی پِرگ روئید بی شمار  
 دُوش، وقت نیم شب، بُوی بهار آورد، باد  
 خبَّذا باد شمال و خرمابوی بهار  
 سبزه اندر سبزه بینی چون سپهر اندر سپهر  
 خیمه اندر خیمه بینی چون حصار اندر حصار  
 رُوی هامون سبز چون گردُون ناپیدا کران  
 رُوی صحراء ساده چون ذریایی ناپیدا کنار  
 (فرخی سیستانی)

## فرهنگ

پَرَند :	ریشم، ساده ریشمی کپڑا	دروصف : کی تعریف میں
مرغزار :	(مرغ+زار) سبزه زار، چمن زار	نیلگون : (نیل+گون) نیله رنگ کا
کوہسار :	(کوه+سار) پہاڑی علاقہ، پہاڑ	پَرنیان : مُنقش ریشمی کپڑا
بیقیاس :	بے حساب، بہت زیادہ	زاید : (زاںیدن مصدر: پیدا ہونا) پیدا ہوتا ہے۔
دُوش :	گذشتہ رات	روئید : روئیدن مصدر: اُگنا) اُگتا ہے۔
باد شمال :	شمال کی ہوا، بہار کی خوشگوار ہوا	خبَّذا : کلمہ تحسین و مسرت، واہ واہ
سپهر :	آسمان	خُرمَما : کلمہ تحسین و مسرت، واہ واہ

ہامون :	وسيع و عريض ميدان ، جنگل	جصار :	ديوار ، فصيل ، قلعه
کران :	کنارا ، سرا	گردون :	آسان
ناپیدا :	جونطا ہرنہ ہو ، دکھائی نہ دینے والا	دریا :	سمدر
		داغنگاہ :	وہ جگہ جہاں شاہی گھوڑوں کو بطور نشان داغنا جاتا تھا۔
		مشک :	ایک خوشبودار ماڈہ ، جو ایک خاص نسل کے ہرن کی ناف سے نکلتا ہے۔
		بید :	لبی اور سیدھی شاخوں والا ایک پودا ، جس پر پھول یا پھل نہیں آتے۔ عام طور پر مرطوب جگہوں پر آگتا ہے۔

### تمرین

- ۱ - قصیدہ کیا ہوتا ہے ؟ فارسی قصیدے کے اہم شاعروں کے نام لکھیے ؟
  - ۲ - "پرندنیگوں" اور "پرنیاں ہفت رنگ" سے کیا مراد ہے ؟
  - ۳ - دوسرے شعر کے پہلے مصرے کا مطلب واضح کیجیے ؟
  - ۴ - سبق میں آنے والے مرکب اضافی اور مرکب تو صفائی الگ الگ لکھیے ؟
  - ۵ - سبق میں آنے والے استعارات اور تشبیہات الگ الگ کیجیے ؟
- ۲

- ۱ - نیلگوں (نیل+گون) ، مرغزار (مرغ+زار) اور کوہسار (کوہ+سار) جیسے پانچ پانچ الفاظ لکھیے ؟
- ۲ - بیقیاس (بی+قیاس) اور ناپیدا (نا+پیدا) جیسے پانچ پانچ الفاظ تحریر کیجیے ؟
- ۳ - فرنخی سیستانی کی شاعرانہ صلاحیتوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں ؟

## امام غزالی

جعٹ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد غزالی ”پانچ سی صدی ہجری کے وسط میں ایران کے قدیم شہر طوس میں پیدا ہوئے۔ دینی اور ادبی علوم اپنے والد کے ایک دوست ابو حامد احمد رادکانی سے سیکھے۔ مزید تحصیل علم کے لیے نیشاپور گئے اور امام الحرمین ابوالمعالی جوئی سے فیض اٹھایا۔ فارغ التحصیل ہو کر ۴۷۴ھ میں مشہور سلجوقی وزیر نظام الملک طوسی کے قائم کردہ مدرسہ نظامیہ بغداد میں مدرس ہو گئے۔ چالیس برس کے تھے کہ حج کی سعادت حاصل کی۔ دس سال تک اسلامی حمالک کی سیاحت کی اور پھر طن لوث آئے۔ کافی عرصہ مدرسہ نظامیہ نیشاپور میں مدرس کرتے رہے۔ شروع میں وہ منطق و فلسفہ جیسے عقلی علوم کے زیر اثر زلبد خٹک تھے۔ بعد میں اللہ نے انہیں معرفت کی روشنی عطا فرمائی اور وہ بہت بڑے صوفی بن گئے۔ ان کی ساری زندگی باطل عقائد کی تردید میں صرف ہوئی۔

انہوں نے کردار سازی کی ضرورت پر زور دیا۔ اسلامی تصوف کو مقبول عام ہنانے میں ان کی کوششوں کا بڑا حصہ ہے۔ وہ آخری عمر میں گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ انہوں نے ۱۱۱۱ھ / ۵۵۰۰ء میں وفات پائی۔

غزالی، عالم اسلام کے جلیل القدر عالم دین اور عظیم المرتبت صوفی دانشور ہیں۔ انہوں نے مختلف اسلامی موضوعات پر، عربی اور فارسی میں تقریب اسٹر کتابیں لکھیں۔ ان کی مشہور کتاب ”کیمیائے سعادت“ ہے، جوان کی شہرہ آفاق عربی کتاب ”احیاء العلوم“ کا فارسی خلاصہ ہے۔

سلطان سخن سلجوقی جیسے صاحبِ جاہ و جلال بادشاہ کے نام آپ کا ایک خط آپ کی عظمت کردار کا آئینہ دار ہے۔ اس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کلمہ حق کہنے کو فرض یعنی جانتے تھے اور عوامِ الناس کے مسائل کو بہت دردمندی سے محسوس کرتے تھے۔

## نامہ امام محمد غزالی به سلطان سنجر سلجوقی

ایزد تعالیٰ ملک اسلام را از مملکت دنیا برخوردار گناد و آنگاہ در آخرت  
پادشاہی ای دھاد که پادشاہی روی زمین در روی حقیر و مختصر گردد!

همت بُلند دار! چنان که اقبال و دولت و نسبت بلند است و از خدای تعالیٰ جز به پادشاهی جاویدان قناعت مکن.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید: "یک روزه عدل از سلطان عادل، فاضل تر است از عبادت شصت ساله، و امروز به حدّی رسیده است که عدل یک ساعت، برابر عبادت صد سال است.

بر مردمان طوس رحمتی گُن که ظلم بسیار کشیده اند، و غلَه به سرما و بی آبی تباہ شده، و درخت های صد ساله از اصل خُشک شده، و هر روتانی را هیچ نمانده مگر پوستینی و مُشتی عیال گرسنه و بر هن، و اگر از ایشان چیزی خواهد همگنان بگریزند و در میان گوه ها هلاک شوند.

این داعی، بدان که پنجاه و سه سال عمر گذاشت. چهل سال در دریای علوم دین غواصی کرد تا به جانی رسید که سُخن وی از اندازه فیم بیشتر اهل روزگار در گذشت. در علوم دینی نزدیک هفتاد کتاب کرد. پس دنیا را چنان که بود، بدید و به جملگی بینداخت. و مدتی در بیت مدنی در بیت المقدس و مکه قیام کرد و بر سر مشهد ابراهیم صلواة اللہ علیه عهد کرد که پیش هیچ سلطان نرود و مال سلطان و مناظره و تعصب نکند، و دوازده سال بدين عهد وفا کرد! اکنون شنیدم که از مجلس عالی اشارتی رفته است به حاضر آمدن فرمان را به مشهد رضا آمد، و نگاهداشت عهد خلیل را به لشکر گاه نیامدم :

ایزد تعالیٰ بربازان و دل عزیز آن را ناد که فردا در قیامت از آن خجل نباشد و امروز اسلام را از آن ضعف و شکستگی نباشد!

(امام غزالی)

## فرهنگ

ایزد : اللہ	ملک اسلام : بادشاہ اسلام
کناد : کرے (دعائیہ) [گن + اد]	اقبال : بخت
نسب : خاندان	فاضل تر : افضل
بی آبی : خشک سالی	روستائی : دیہاتی
همگنان : تمام ، سب	غواصی کردن : غوط لگانا
بے جملگی : مکمل طور پر	نگہداشت : حفاظت
ضعف : کمزوری	
پوستین : چڑے کالباس ، عاملباس مراد ہے۔	
مُشتی : (مشت + ی) مٹھی بھر ، کچھ	
عیال : اہل خانہ ، بیوی پچھے	
داعی : دعوت دینے والا ، خود مصنف مراد ہے۔	
فرمان را : فرمان کے تحت ، حکم کی قیل میں	

## تمرین

- ۱

۱ - خط کے شروع میں کیا ذ عادی گئی ہے ؟

۲ - عدل و انصاف کی کیا اہمیت بیان کی گئی ہے ؟

- ۳۔ امام غزالیؒ نے بادشاہ سے کن لوگوں کی سفارش کی ہے؟  
 ۴۔ امام غزالیؒ نے حضرت ابراہیم کے مزار پر کیا عہد کیا تھا؟  
 ۵۔ مشہد امام رضاؑ کہاں واقع ہے؟

-۲

- ۱۔ گناد، وحداد اور راناد جیسے پانچ الفاظ لکھیے۔  
 ۲۔ مندرجہ ذیل افعال پہچانیے، مصادر اور صینے بھی بتائیے:  
 قناعت مکن، رسیدہ است، کشیدہ اند، نیامدم، شنیدم  
 ۳۔ امام غزالیؒ اور ان کی دینی خدمات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

## مسعود سعد سلمان لاہوری

بر صغیر کے عظیم فارسی شاعر مسعود بن سلمان ۴۴۵ھ کے لگ بھگ لاہور میں پیدا ہوئے۔ ان کے آباء و اجداد ایران کے شہر بہمان سے آئے تھے۔ انہوں نے مُرجِّعِ علوم و فتوح میں کمال حاصل کیا۔ اس زمانے میں، موجودہ پاکستان غزنیوی سلطنت کا حصہ تھا۔ چنانچہ غزنیوی دربار سے وابستہ ہوئے۔ سلطان ابراہیم غزنیوی (۴۹۲-۴۵۱ھ) نے حاسدین کے اکسانے پر، اپنے باغی بیٹے سیف الدولہ سے دوستی کی بنا پر مسعود کو قید کر دیا۔

انہوں نے اپنی عمر کے اٹھارہ سال مختلف قید خانوں میں کاٹے اور قید تہائی کی اذیت سہی۔ انہیں ۵۰۰ میں رہائی ملی اور وہ غزنی کی شاہی لاہوری کے انجارج مقرر ہوئے۔ ۵۱۵ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

ان کا شمار بر صغیر کے قدیم ترین اور عظیم ترین قصیدہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ قید و بند میں کی جانے والی شاعری ”جسی“ کہلاتی ہے۔ جسی نگاری میں وہ آج تک حرف آخر سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے قصیدے کو مدح و ستاش اور خوشامد و

چاپلوی کے بجائے، اپنے احساسات و جذبات کی ترجمانی کے لیے استعمال کیا۔ بھی وجہ ہے کہ ان کا کلام سادہ و روشن بھی ہے اور منفرد بھی۔ ان کی شاعری میں اخلاقی موضوعات بھی کثرت سے ملتے ہیں انہوں نے ”بارہ ماہہ“ جیسی خالص ہندوستانی صنفِ محنت کو پہلی بار فارسی میں راجح کیا۔ فارسی کا پہلا معلومہ ”شہر آشوب“ اور پہلا ”متزاد“ بھی انہی سے منسوب ہے۔

مسعود سعد سلمان کی شاعری فصاحت و بلاغت کا حسین نمونہ ہے۔ اخلاص، سادگی اور درد و سوز کی فراوانی ان کے کلام کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ انہیں یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ ان کا دیوان، فارسی کے عظیم صوفی شاعر حکیم سنائی غزوی نے مرتب کیا۔

زیرِ نظر قصیدے میں انہوں نے اپنا دل کو درد بیان کیا ہے اور دامنِ امید بھی ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اخلاقی نکات کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور زمانے کا مردانگی سے مقابلہ کرنے کا درس بھی دیا ہے۔

## اوگرامی تراست، گوداناست

هیچ دانی که در زمانه کراست؟  
که هر امروز رازِ پس، فرداست  
اوگرامی تراست، گوداناست  
عادت من، نه عادت شعر است  
بہ تقاضاست شعر من، نه هجاست  
گلہ کردن زرُوزگار چراست  
کز تین ماست آنچہ بر تین ماست  
نشنیدی که خار با خرماست

این چنین رنج کز زمانه مراست  
آی تن! آرام گیر و صبر گزین  
همه از آدمیم ما، لیکن  
گرچه پیوسته شعر گویم من  
نه طمع کرده ام ز کیسه کس  
همچو ما، روزگار مخلوق است  
گلہ از هیچ کس نباید کرد  
صعب باشد پس هر آسانی

مَكْرَمَتْ گُن کہ بگذرد ہمہ چیز  
مَكْرَمَت پایدار در دُنیاست

(مسعود سعد سلمان)

### فرهنگ

گو : ”کاؤ“ کا مخفف، کون، کوئی	کز : ”کاز“ کا مخفف، کس سے
کرا : ”کرا“ کا مخفف، کس کو کس کے لیے؟ پیوستہ : ہمیشہ	
تھاضا : مطالبه، درخواست	کیسہ : تھیلی، جیب
صعب : مشکل، پریشانی، تکلیف	ھجتا : ہجوم، نہستہ
مَكْرَمَت : لطف و کرم، عنود و رُگذر	خُرما : کھجور
گیر : گرفتن مصدر : پکڑنا، اختیار کرنا - فعل امر : اختیار کر	
گزین : گزینہ مصدر : چنتا، انتخاب کرنا - فعل امر : انتخاب کر	

### تمرین

- ۱

- ۱ - دوسرے شعر میں شاعر نے اپنے آپ کو کیا فصیحت کی ہے؟
- ۲ - شاعر کے نزدیک معیارِ فضیلت کیا ہے؟
- ۳ - آخری شعر میں شاعر نے کیا فصیحت کی ہے؟
- ۴ - ”کرن ماست، آنچہ برتن ماست“ سے کیا مراد ہے؟
- ۵ - مسعود سعد سلمان کی شاعری پر تبصرہ کیجیے؟

- ۱- مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع بنائے ؟  
رنج ، تن ، شعر ، کیسہ ، خار
- ۲- مندرجہ ذیل افعال امر کیے بنے ؟ ان سے فعلِ نبی بنائے ؟  
گیر ، گزین ، گن
- ۳- ”کردا ام“ کون سا فعل ہے ؟ گفتن مصدر سے اس فعل کی گردان لکھیے ؟

### سَدِيدُ الدِّينِ مُحَمَّدُ عَوْفِيٌّ

تیغی سالی ولادت معلوم نہیں۔ ۵۶۷ھ سے ۵۷۲ھ کے درمیانی عرصے میں بخارا میں پیدا ہوئے۔ صحابی رسول حضرت عبد الرحمن بن عوف کی اولاد میں سے تھے۔ اسی لیے ”عوفی“ کہلاتے۔  
بخارا کے نامور علماء سے تعلیم حاصل کی۔ ۵۹۷ھ میں کسپ معاش کے لیے وطن سے لکل کھڑے ہوئے۔ مختلف درباروں میں ملازمتیں کیں۔ سرفراز ، خوارزم ، نیشاپور اور بختیان میں بھی رہے۔ بعد میں بر صغیر پاک وہند چلے آئے اور حاکم سندھ ناصر الدین قباچہ کے دربار میں رہے۔ سالی وفات بھی معلوم نہیں، البتہ یہ طے ہے کہ ۶۳۰ھ تک ضرور زندہ رہے۔

عوفی، فارسی کے اہم ترین نشانگاروں میں شمار ہوتے ہیں۔ اُن کی کتاب ”لباب الالباب“، فارسی شعراء کا پہلا تذکرہ ہے۔ اس کی زبان قدرے مشکل ہے۔ اُن کی دوسری اہم کتاب کا نام ”جوامع الحکایات“ و ”لوازم الرؤایات“ ہے۔ اسے اُن کا شاہکار کہنا چاہیے۔ یہ کتاب، فارسی نثر کی بہترین کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس کا اسلوب نگارش بہت سادہ اور رووال ہے۔

عوفی کی دونوں کتابیں، تاریخی حوالے سے بھی بہت اہم ہیں۔ جوامع الحکایات کا مختصر انتقال شامل نصاب کیا جا رہا ہے۔

## جواب الحکایات

روزی، انوشیروان به شکار یافته بود، و در آن صحراء پیری را دید که درخت جوز می نشاند. گفت: "ای پیر! چه می گفی؟"

گفت: "درخت جوز می کارم!" انوشیروان گفت: "تو مردی پیری، چه طمع می داری که براین بخوری." گفت: "کسان گشتند و خوردیم، کاریم و خورند!" انوشیروان را خوش آمد و گفت: "زه!"

و عادت نوشیروان آن بودی که از هر کس که سخنی شنیدی و زه گفتی، او را، در حال چهار هزار درم صلتدادند. پس پیر را چهار هزار درم بدادند. پیر گفت: هیچ کس دیدی که درخت گشت و بر آن زودتر به وی رسید که به من؟" نوشیروان گفت: "زه!" اورا چهار هزار درم دیگر بدادند. پیر گفت: "به اثر نظر پادشاه، این درخت من به یک دو برآورد." نوشیروان گفت: "زه!" و اورا چهار هزار درم دیگر بدادند.

-----

آورده اند که شهیدی شاعر روزی نشسته بود و کتابی می خواند. جاهلی به نزد او درآمد و سلام کرد و گفت: "خواجه تنها نشسته است!" گفت: "تنها اکنون گشتم که تو آمدی، از آن که به سبب تو از مطالعه کتاب باز ماندم!"

-----

خواجه ای بود عظیم بخیل، و غلامی داشت که به هزار دینار خریده بود، و او به هزار درجه از خواجه بخیل تر بود. روزی خواجه گفت: "ای غلام! نان بیاور و در بند!" غلام گفت: "ای خواجه برزبان تو خطا رفت. واجب کردی که گفتی در بند و نان بیاور که آن به خزم نزدیکتر بودی." خواجه این دقیقه از غلام بپسندید و اورا آزاد کرد.

(سدیدالدین محمد عوفی)

## فرهنگ

گسان : گس کی جمع، دوسرے لوگ	جوز : اخروت
صلت : صد، انعام	زہ : بہت خوب، واہ، آفرین
عظمیم بخیل : بہت زیادہ کنجوس	بر : پھل
حرم : احتیاط	واجب کرداری : ضروری تھا، بہتر ہوتا
	دقیقہ : نکتہ، نازک بات
	بر زبان تو خط ارفت : تیری زبان سے غلط بات نکل گئی۔

## تمرین

-۱

- ۱ - پہلی حکایات ہمیں کیا اخلاقی سبق سکھاتی ہے ؟
- ۲ - نوشیروان نے بوڑھے کوتین بار انعام کیوں دیا ؟
- ۳ - شہیدی شاعر نے مطالعہ کتاب پھوٹ جانے پر اپنے آپ کو تھا کیوں کہا ؟
- ۴ - کنجوس غلام نے اپنے کنجوس آقا سے کیا کہا ؟
- ۵ - پہلی حکایت کو آسان فارسی میں لکھیے :

-۲

- ۱ - مندرجہ ذیل افعال کون سے ہیں ؟  
رفتہ بود، می نشاند، می گئی، خوردمیں، نشستہ است

- ۲ - زودتر (زود+تر) جیسے پانچ الفاظ لکھیے۔  
 ۳ - تیری حکایت میں سے افعال امر کی نشاندہی کیجیے۔
- 

## نظامی گنجوی

حکیم جمال الدین ابو محمد الیاس نظامی کا سال ولادت ۵۳۶ھ ہے۔ شہر گنج کی نسبت سے گنجوی کہلاتے۔ عالم و فاضل آدمی و تھے۔ ہم عصر بادشاہ اور اُمراء ان کا احترام کرتے تھے۔ وہ عمر بھر شاہی درباروں سے پرہیز کرتے رہے، اور نیک نامی و پاکبازی کی زندگی گذار کر کر ۶۱۴ھ میں انتقال کر گئے۔ ان کا مزار آزاد جمہوریہ آذربائیجان کے شہر گنجہ میں ہے۔ نظامی کی وجہ شہرت ان کی پانچ مشتویاں ہیں جو ”خمسة نظامي“ یا ”پنج گنج“ کے نام سے معروف ہیں۔ انہی مشتویوں کی بدولت انہیں فارسی ادب کا سب سے بڑا استان سر اکھا جاتا ہے۔ ان کی مشتویوں کے نام یہ ہیں:  
 مخون الاسرار ، خرس و شیرین ، لیلی و مجنون ، بہرام نامہ یا ہفت گنبد اور سکندر نامہ ، جس کے دو حصے ہیں : شرف نامہ اور اقبال نامہ۔

خمسة نظامي کی تقلید میں امیر خرس و خواجہ کرانی ، مولانا جامیٰ فیضی اور عربی جیسے عظیم شعراء نے مختلف مشتویاں لکھیں۔ ہر دور میں کئی نامور شعراً خمسة نظامی کی تقلید میں طبع آزمائی کرتے رہے ہیں۔ نظامی کی مشتویوں میں خوبصورت مناظر ، دلچسپ مکالے اور واقعات کا ڈرامائی اتار پڑھاہوتا ہے۔ ان کی تشبیہات و استعارات میں سادگی اور رنگینی ہوتی ہے۔ انسانی جذبات و احساسات کی بھرپور ترجمانی میں انہیں کمال حاصل ہے۔ بیان میں زور دنشی اور اشرا آفرینی ہے۔

مشتوی کا لفظی مطلب دودو یا جوڑا ہے، چونکہ اس کے ہر شعر کے دونوں صفحے آپس میں ہم تقابل ہوتے ہیں، اس لیے اسے مشتوی کہا جاتا ہے۔ یہ فارسی کی خاصی مقبول صحفِ سخن ہے اور عام طور پر کسی نظریے، واقعے یا کہانی کو لکھنے کے لیے

بہترین صنف ہے۔ جس مشنوی میں بادشاہوں کی تاریخ اور ان کی جنگوں کی داستانیں بیان کی جائیں، اسے رزمیہ مشنوی کہا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں فردوسی طوی کی مشنوی شاہنامہ بہت معروف ہے۔ عشق و محبت اور عیش و نشاط کی داستانوں پر مشتمل مشنوی بزمیہ کہلاتی ہے۔ بزمیہ مشنوی کے حوالے سے نظامی گنجوی کے علاوہ امیر خرو، کرمانی اور جامی کے نام بہت اہم ہیں۔

فلسفیانہ، اخلاقی اور صوفیانہ موضوعات کی حامل مشنویوں میں سنائی، عطار، محمود شبستری، سعدی، اوحدی اور علامہ اقبال کی مشنویاں نمایاں ہیں۔

(۱)

### پندھا

صُحْبَتِيْ جُوی کِرْزِ بِنْگُو نَامِي  
در تَو آَزْدِ بِنْگُو سِرَانْجِ جَامِي

عِيْبِ يِك هِم نِشَست باشْدُوبِس  
کَا فَگَتْدِنَام زِشت برَصَدِ كِس

چُون رِسَدْتِنَگِي اِي زِدُورِ دورِنَگ  
راه بِرِرَدِل فِرَاخ دَار، نَهْ تِنَگ

بِسِ گِرَه گُوكَلِيدِ پِنْهَانِي اِست  
بِسِ ذُرُشَتِي كِه درَوي آَسَانِي اِست

هُنْرِ آَمُوزِ كِرْزِ هُنْرِ مِنْدِي  
در گَشَائِي گُنْزِي، نَه درِ بِنْدِي

هر که ز آموختن ندارد تنگ  
ذر بر آرد ز آب ولعل از سانگ  
وان که دان ش تباشدش روزی  
تنگ دارد ز دان ش آموزی

(بفت پیکر نظامی)

(۲)

### تنه ماندن شیرین و زاری کردن وی

که بُود آن شب براو مانند سالی	به تنگ آمد شبی از تنگ حالی
شده خورشید را مشرق فراموش	گرفته آسمان، شب رادر آغوش
چراغش چون دل شب تیره مانده	دل شیرین دران شب خیره مانده
شب است این یا بلای جاودانه؟	زبان بکشاد و گفتا: "ای زمانه!
که امشب چون دگر شبها نگردی	چه افتاد! ای سپهر لاجوردی
مرا، یا زُود گش، یا زُود شور روز	شبا! امشب جوانمردی بیاموز
نه از نور سخربینم نشانی	نه زین ظلمت همی یا بم آمانی
همه شب می گنم چون شمع، زاری	من آن شمعم که در شب زنده داری
	بخوان، آی مرغ! اگر داری زبانی
	بخند، آی صبح! اگر داری دهانی

(خسرو و شیرین نظامی)

## فرهنگ

نکونامی : نیک نامی	صحبت : دوستی ، ساتھ
هم نشست : ساتھ بیٹھنے والا، دوست	نکو سرانجام : اچھا نجام
دور دورنگ : دو غلاظ مانہ	زشت : مُرا
تنگ داشتن : شرمانا، عارم جسوں کرنا	ذریشتی : سختی، مصیبت
خیرہ : حیران و پریشان	روزی : قسمت، نصیب
لا جور دی : نیلے رنگ کا	تیرہ : تاریک
دهان : مُنه	شب زندہ داری : رنجگا
بہ تنگ آمدن : تنگ آ جانا ، پریشانی اور بیزاری کی انتہا ہو جانا	

## تمرین

-۱

- ۱- بُری صحبت کا کیا نقصان بیان کیا گیا ہے ؟
- ۲- علم و فن کا حصول کیوں ضروری ہے ؟
- ۳- تاریک رات کی تہائی میں شیریں کی کیا کیفیات بتائی گئی ہیں ؟
- ۴- ”شدہ خورشید را مشرق فراموش“ سے کیا مراد ہے ؟
- ۵- سبق میں آنے والی تشبیہات کی وضاحت کیجیے۔

- ۱ - ہم نشت (ہم+نشت) جیسے پانچ الفاظ لکھیے۔
- ۲ - مثنوی سے کیا مراد ہے؟ اہم فارسی مثنوی نگاروں کے نام لکھیے۔
- ۳ - نظامی گنجوی کی شاعری پر تبصرہ کیجیے۔

## مولانا جلال الدین رومی

آپ کا نام محمد اور لقب جلال الدین تھا۔ ۶۰۰ھ میں بیخ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام محمد بن حسین تھا۔ جو سلطان العلما بہاء الدین ولد کے لقب سے مشہور تھے اور اپنے عہد کے عظیم علماء اور واعظین میں شمار ہوتے تھے۔ تصوف و عرفان سے ان کو گہرائی کا وظہ اور وہ شیخِ بیم الدین گبری کے خلافاء میں سے تھے۔

سلطان محمد قطب الدین خوارزم شاہ کے ساتھ اختلاف رائے کی وجہ سے آپ نے وطن سے ہجرت کی، نیشاپور، بغداد اور دمشق گئے۔ فریضہ حج ادا کیا۔ موجودہ ترکی کے شہر قونیہ میں سکونت پذیر ہوئے۔ مولانا جلال الدین رومی اس وقت بہت چھوٹے تھے۔

انہوں نے عقلی و نقلي علوم اپنے والد محترم سے پڑھے۔ والد کی وفات کے بعد ان کے عزیز شاگرد شیخ برهان الدین محقق ترمذی سے کسب فیض کیا۔ دمشق اور حلب کے مدارس میں تعلیم مکمل کی اور ووسیع علماء اور فقہاء کی طرح درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ وہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم دین، عظیم مفتی اور مقبول ترین واعظ شمار ہونے لگے۔

۶۴۲ھ میں ان کی زندگی کا اہم ترین واقعہ رونما ہوا۔ ان کی ملاقات حضرت شمس الدین تبریزی جیسے صوفی باصنف اعارف کامل سے ہوئی اور آپ کی زندگی کا راز خی بدل گیا۔ ریاضت و مجاہدہ میں مشغول ہو گئے۔ درس و وعظ کی مصروفیات تزک کر دیں، اور شب و روز شمس تبریزی کی محبت میں سرست رہنے لگے۔

پیر و مرشد کی نظر کرم کے طفیل روحانیت کے اعلیٰ ترین مراتب پر فائز ہوئے۔ ۶۷۲ھ میں، قونیہ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔ تصوف کا سلسلہ مولویہ آپ ہی سے منسوب ہے۔

آپ فارسی کے عظیم ترین شعرا میں شمار ہوتے ہیں۔ فکری و فنی اعتبار سے آپ کا کلام غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ تقریباً ۲۶ ہزار اشعار پر مشتمل ”مشنوی معنوی“ آپ کی اہم ترین تخلیق ہے۔ یہ اسلامی تصوف پر سب سے جامع اور مؤثر ترین مشنوی ہے جس نے علامہ اقبال جیسے عظیم مفکر کو اتنا متاثر کیا کہ وہ اپنے آپ کو مولانا کا ادنیٰ عقیدت مند کرنے میں فخر محسوس کیا کرتے تھے۔

مشنوی معنوی کے چھ دفتر ہیں، جو ۶۵۸ھ سے ۶۶۶ھ تک کے درمیانی عرصے میں مکمل ہوئے۔ اس میں اخلاقی موضوعات بڑے لشیں انداز میں پیش کیے گئے ہیں۔ تصوف و عرفان کے نازک اور مشکل مسائل کا بیان بھی انتہائی سادہ اور مؤثر انداز میں کیا گیا ہے۔ سمجھانے کی غرض سے جا بجا مثالیں اور لوچپ حکایات دی گئی ہیں۔ مشنوی کے مضامین میں روایتی تسلسل نہیں ہے۔ عام روشن کے مطابق ابواب بھی نہیں بنائے گئے۔ اسی لیے اس میں بناوٹ کا احساس نہیں ہوتا۔ بات سے بات نکلتی چلی جاتی ہے اور پڑھنے یا سننے والے کے دل و دماغ میں گھر کر لیتی ہیں۔

مولانا رومؒ کی غزلوں اور رباعیوں کا دیوان، دیوان شمس تبریزی کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں تقریباً سات سو ہزار انبیاء ہیں۔ سادگی، سلاست، درد و سوز، کیف و مسقی اور بے مثال موسیقیت ان کی غزلوں کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

آن کے ملفوظات کا مجموع ”فیہ مافیہ“ بھی بہت اہم ہے۔

مولانا جلال الدین رومیؒ تصوف کے بہت بڑے مفکروں میں شمار ہوتے ہیں۔ عالم اسلام کے علاوہ پورے یورپ کے ارباب داش نے بھی آپ کی عظمتوں کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

”مشنوی معنوی“ میں سے ایک حکایت ”موی و شبان“ اس کتاب کے لیے منتخب کی گئی ہے۔ اس حکایت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اعمال کا دار و مدارثیت پر ہوتا ہے۔ اللہ دلوں کے بھید جانتا ہے۔ اور دلوں میں موجود افلاس و محبت کو پسند فرماتا ہے۔ خدا روف و رحیم ہے اور مخلوق کی ناجی سے صرف نظر کرتا ہے۔ اس کہانی میں ضمناً انسانوں سے محبت و احترام سے پیش آنے کا درس بھی دیا گیا ہے۔

## موسى و شبان

دید موسی یک شبانی را به راه  
 کو همی گفت: "ای خدا و ای الله  
 تو کجا یی تاشوم من چاکرت  
 چار قلت دوزم، گنم شانه سرت  
 دست گت بُوسم، بِمالم پاییگت  
 وقت خواب آید، بِروبم جاییگت  
 گرت رابیماری ای آید به پیش  
 من ترا غم خوار باشم همچو خویش  
 آی خدای من، فدائیت جان من  
 جمله فرزندان و خان و مان من  
 آی فدائی تو همه بُزهای من  
 آی به یادت همی همی و هیهای من"  
 زین نَمَط بیهوده می گفت آن شبان  
 گفت موسی: با که آستی آی فلان" ۹  
 گفت: "با آن کس که مارا آفرید  
 این زمین و چرخ ازا او آمد پدید"  
 گفت موسی: "های، خیره سرشدی  
 خود مسلمان نا شده، کافرشدی  
 گرن بندی، زین سخن، تو حلق را  
 آتشی آید، بِسوَزَدْ خلق را

گفت: "آی موسی! دهانم دُختی  
 وزپشیمانی، توجانم سُوختی  
 جامه را بدرید و آهی کرد تفت  
 سر نهاد اندر بیابانی ورفت  
 وحی آمد سوی موسی از خدا  
 "بنده مارا چرا کردی جدا؟"  
 تو برای وصل کردن آمدی  
 نی برای فصل کردن آمدی  
 ما برون ران نگریم و قال را  
 ما درون را بنگریم و حال را"  
 چون که موسی این عتاب از حق شنید  
 در بیابان از پی چوپان دوید  
 عاقبت، دریافت اورا و بدید  
 گفت مژده ده که: "دستوری رسید  
 هیچ آدابی و تربیتی مُجُوی  
 هرچه می خواهد ل تنگت، بگوی!"

(مثنوی معنوی)

## فرهنگ

گو : ”کاو“ کامنف	شبان : گذریا ، چواہا
چارق : چرواہوں والا جوتا	ہمی گفت : کہہ رہا تھا
ہی ہی وہیہا : ہانکے کی آوازیں	بُزہا : بکریاں
خیرہ سر : دیوانہ ، پاگل	زین نَط : اسی طرح سے ، یوں
وصل کردن : ملانا	تَفت : گرم
برون : ظاہر	فصل کردن : جد اکرنا
درون : باطن	قال : گفتگو، ظاہر
چوبان : چواہا	حال : کیفیت، بیت، باطن
مزیدہ دہ : خوشی دینے والا (اسم فاعل)	دستور : حکم ، فرمان ، اجازت
دستکت : تیرے نئھے منے ہاتھ (دست+ک+تغیر+ات)	دستکت : تیرے پیارے پیارے ہاتھ
پایکت : تیرے نئھے منے پاؤں (پائی+ک+ت)	پایکت : تیرے پیارے پیارے پاؤں

## تمرین

- ۱

- ۱ - چواہا کیا کہہ رہا تھا ؟
- ۲ - حضرت مولیٰ نے اُس سے کیا کہا ؟
- ۳ - حضرت مولیٰ پر کیا وحی آئی ؟
- ۴ - آخری شعر کی تشریح کیجیے۔
- ۵ - یہ اشعار کس صفحہ میں لکھے گئے ہیں ؟

- ۱ - مندرجہ ذیل الفاظ کے اجزاء الگ کیجیے اور ان کے معانی لکھیے :
- شبانی ، دستکت ، یادت ، کردی ، مجوی
- ۲ - مندرجہ ذیل افعال کے مصادر اور مضارع لکھیے :
- دوزم ، سوختی ، بدرید ، ننگریم ، مجوی
- ۳ - مولانا جلال الدین رومی پر ایک جامع نوٹ لکھیے۔

### حسن سجزی دہلوی

آپ کا نام نجم الدین اور حسن تخلص تھا۔ نسبی لحاظ سے قریشی اور ہاشمی تھے۔ ان کے آباء اجداد عرب سے بھutan اور پھر ہندوستان منتقل ہوئے۔ میہن، ۶۵۲ھ میں، بدایوں میں حسن کی ولادت ہوئی۔ والی میں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ شہزادہ محمد اور سلطان علاء الدین خلیجی کی ملازمت میں رہے۔ ۷۲۷ھ میں والی میں وفات پائی۔

حسن دہلوی اپنے عہد کے عظیم چشتی شیخ طریقت حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے جاں ثار مرید اور حضرت امیر خسرو کے انتہائی عزیز دوست تھے۔ آپ کی زیادہ شہرت اپنی سادہ اور اثر انگیز فارسی غزلوں کی وجہ سے ہے۔ انہیں ”سعدی ہندوستان“ بھی کہا جاتا ہے۔

۷۰۷ھ سے ۷۲۲ھ تک وہ بکثرت اپنے بیرون مرشد کی محفل مبارک میں حاضر ہوتے رہے۔ جو کچھ سنتے، یاد رکھتے اور لکھ لیتے۔ یوں خواجہ نظام الدین اولیاء کا مجموعہ ملفوظات مرتب ہوا۔ جس کا نام ”فوانید الغواو“ ہے۔ تصوف کی کتابوں میں اسے غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ اس کا انداز تحریر، سادہ، روایت اور تکلفتہ ہے۔ اس کتاب کے پانچ حصے ہیں اور یہ ۱۸۸ مجالس پر مشتمل ہے۔

## سُخنانِ خواجہ نظام الدین اولیاءٰ

### صدقہ

فرمود که: ”چون در صدقہ پنج شرط موجود شود، بی شک آن صدقہ قبول باشد. و از آن پنج شرط، دو پیش از عطا است، و دو در حالت عطا است، و یکی بعد از عطا است. اما آن دو شرط که پیش از عطا است، یکی آن است که آنچه خواهد داد، از وجه حلال باشد، و دوم شرط آن که نیت گند که به مردی صالح دهد، به کسی که در وجه فساد خرج نگند. یعنی به اهل صلاح دهد. دوم شرط آن که خفیه دهد. و آن یک شرط که بعد از عطا است که آنچه دهد، پیش کسی آن را برزبان نیاردو ذکر آن نگند.“

### دعا

فرمود که: ”بنده را وقت دعای می باید که هیچ معصیتی که کرده باشد، پیش دل نیارد، و نه هیچ طاعتی. زیرا که اگر پیش دل، طاعتی آرد، آن عجب باشد و دعای مُعجب مُستجاب نشود. و اگر معصیتی پیش دل آرد، در ایقان دُعا سُستی آرد. پس وقت دُعا نظرِ خاص بر رحمت حق می باید داشت.“

### شیخ فرید الدین گنج شکر

فرمود که: ”شیخ الاسلام فرید الدین ترک خلق گرفت و دشت و بیابان اختیار کرد، یعنی که در اجودهن ساکن گشت. با آن هم از آمد و شُد خلائق حد نبود. در خانقاہ به قیاس نیم شبی یا کم و بیش ببستندی، یعنی پیوسته باز بودی. هیچ کس به خدمت

ایشان نیامدی که اورا چیزی نصیب نکردی۔“

بعد ازان فرمود که：“از بدرالدین اسحاق شنیدم که او گفت که من خادم محرم بودم، و هر چه بودی با من بگفتی. در خلاء و ملا، یک سخن بودی. هیچ وقت مرادر خلاء سخن نگفتی و کاری نفرمودی که در ملا، عین آن نگفتی. یعنی ظاهر و باطن یک روش داشت. و این از عجائب روزگار است.”

(حسن دھلوی)

## فرهنگ

اہل صلاح :	یک لوگ	وجهِ فساد :	غلط اور ناپسندیدہ کام
باہ انشراح دل :	گھلے اور ہلکے پھلکے دل سے	باہ انشراح دل :	گھلے اور ہلکے پھلکے دل سے
عجب :	غورو و تکبر، گھمنڈ	معجب :	مغرور
ایقان :	یقین، اعتماد	اجودهن :	پاک پتن کا دوسرا نام
آمد و شد :	آمد و رفت	باہ قیاس :	تقریباً
پیوستہ :	ہمیشہ	نصیب نکردی :	عطانہ فرماتے
خلاء :	خلوت، تہائی	ملا :	خلوت، محفل
وجہ :	چہرہ، طریقہ، فارسی میں رقم کے معنوں میں آتا ہے۔	وجہِ حلال :	حلال رزق، جائز ذریعہ آمدی

## تمرین

- ۱ - صدقے کی قبولیت کی پانچ شرائط کیا ہیں ؟
- ۲ - ”اہل صلاح“ سے کیا مراد ہے ؟
- ۳ - دعا کرتے ہوئے کیا پیش نظر رہنا چاہیے ؟
- ۴ - ”اجودھن“ کا موجودہ نام بتائیے ؟
- ۵ - ”ملفوظات“ کے کہتے ہیں ؟

- ۲

- ۱ - مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔  
تیت ، تواضع ، مستجاب ، ہمپخت ، روشن
  - ۲ - مندرجہ ذیل الفاظ مصائر ہیں، ان کے مصادر لکھیے:  
شود ، باشد ، وحد ، آردو ، گند
  - ۳ - مندرجہ ذیل افعال کو منفی بنایے:  
باشد ، آردو ، می یابد ، واشت ، گشت ، شنیدم
-

## امیر خسروہ

۶۵۱ میں پٹیالی کے مقام پر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد، سیف الدین محمود وسط ایشیا سے بھرت کر کے آئے تھے۔ بچپن ہی میں باپ کے سایہ شفقت سے محروم ہو گئے۔ پندرہ بیس برس کی عمر میں مرودجہ علوم کی تحصیل مکمل کر لی۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں، سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء سے بیعت کی۔ پیر اور مرید میں بے پناہ ارادت و محبت تھی۔ سلاطین دہلی کے درباروں میں اہم عہدوں پر فائز رہے۔ ۷۲۵ میں وفات پائی اور پیر و مرشد کے قدموں میں دفن ہوئے۔

امیر خسروہ، بر صغیر کے نامور ادیب، بے مثال شاعر، صاحب کمال، ماہرِ موسیقی، صوفی با صفا اور زندہ دل انسان تھے۔ ایسے لوگ کہیں صد یوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ شاعری کے پانچ دیوان، وس منشویاں اور نثر کی تین کتابیں آپ کی یادگار ہیں۔

قصیدہ ہو یا منشوی، غزل ہو یا رباعی، وہ تمام اصناف میں درجہ اول کے شاعر تھے۔ ان کے عارفانہ و حکیمانہ قصیدے بہت اہم ہیں۔ منشوی میں وہ نظامی گنجوی کے سب سے بڑے شاعر ہیں۔ خمسہ نظامی کا جواب، ان سے بہتر آج تک اور کسی نے نہیں لکھا۔ ان سے منشوی کی پہلیاں اور گہرے مگر نیاں آج بھی ان کی یاد کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

انہیں اپنی سرز میں سے عشق تھا۔ وہ تمام آداب و رسوم اور منہبی و علاقائی تھواروں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ان کے گیت اتنی صدیاں گزر جانے کے باوجودہ، آج بھی اُسی طرح تروتازہ ہیں۔ نازک خیالی، جدتی فکر اور رفعیت تخلیل ان کے فارسی کلام کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ اہم ترین بات یہ ہے کہ وہ مشکل گوئی کی طرف بھی مائل نہیں ہوئے۔

امیر خسروہ کی غزليں ورد و سوز، ولوہ و سرمستی اور موسیقیت سے لبریز ہیں، اور بر صغیر کی حافل سماع میں آج تک سب زیادہ مقبول ہیں۔

## غزل

غزل کا لفظی مطلب عورتوں کی باتیں یا عورتوں سے عشق و محبت کی باتیں کرنا ہے۔ شکاری گتوں کے زخم میں گھرے ہوئے ہرن کی دردناک آوارگی غزل کہا جاتا ہے۔ چونکہ یہ شاعری بھی دردمند عاشق کی فریاد ہوتی ہے، اس لیے اسے بھی غزل کا نام دیا گیا۔ شروع میں غزل قصیدے کا حصہ ہوتی تھی اور قصیدے کی تشبیب میں ایسے موضوعات بیان کیے جاتے تھے بعد میں

غزل نے قصیدے سے الگ ہو کر ایک جدا گانہ صرفِ خُن کی حیثیت اختیار کر لی۔ غزل کی زبان بہت ملائم، نازک اور اثر انگیز ہوتی ہے۔

غزل کے اشعار کم از کم پانچ ضرور ہونے چاہیں۔ پندرہ یا سترہ اشعار سے زیادہ شعروں کی غزل پسند نہیں کی جاتی۔ اشعار کی تعداد عام طور پر طاقت ہوتی ہے۔ غزل کا پہلا شعر مطلع اور آخری شعر مقطع کہلاتا ہے۔ مقطع میں شاعر اپنا خالص استعمال کرتا ہے۔ غزل میں پہلے شعر کے دونوں مصرے اور پھر ہر شعر کا دوسرا مصرع آپس میں ہم قافی و دیف ہوتے ہیں۔

فارسی غزل میں شہید بخشی، رابعہ خمداری، ستائی، انوری، عطار، خاقانی، روی، سعدی، عربی، خواجو، حافظ، امیر خسرو، حسن دہلوی، جامی، عرنی، نظیری، طالب، کلیم، صائب، بیدل، غالب، اقبال اور سعین میں جیسے شعراء نے شہرت پائی۔ امیر خسرو کی دو غزلیں شامل نصاب کی جا رہی ہیں۔

## غزلہای خُسروؒ

(۱)

أَبْرَمْسِي بَارَذُو مِنْ مِسِّ شَوَّمْ أَزْيَارْ جُدَا  
چُونْ گُنْمَ دَلْ بِهِ چَنْنِينْ روزْ، زَدَلَدَارْ جُدَا  
أَبْرَوْ بَارَانْ وَمِنْ وِيَارْ سَتَادَهْ بِهِ وَدَاعْ  
مِنْ جُدَا گَرِيهْ گُنَانْ، أَبْرَجُدا، يَارْ جُدا  
سَبْزَهْ نُوكِيزْ وَهَوَّا خَرَمْ وَبُسْتَانْ سَرَسِبْزْ  
بَلْبَلْ رُوَى سَبِيهْ، مَانَدَهْ زِگَلْزَارْ جُدا  
نَعْمَتْ دَيَّدَهْ نَخَوَاهَمْ كَهْ بَمَانَدَهْ پَسْ اَزْ اَيَنْ  
مَانَدَهْ، چُونْ دَيَّدَهْ، اَزانْ نَعْمَتْ دَيَدارْ جُدا

حسنِ تو دیر نپاید ، چوز خسرو رفتی  
گل بسی دیر نمائد ، چو شد از خار جُدا

(۲)

خَبَرْمِ رسید امشب که نگار خواهی آمد  
سَرِ من فَدَای راهی که سوار خواهی آمد  
فَمِهِ آهُوانِ صحراء سِرِ خود نهاده بر کف  
بِهِ أَمِيد آن که رُوزی به شکار خواهی آمد  
كششی که عشق دارد ، نگذارت بدین سان  
بِهِ جنازه گر نیایی ، به مزار خواهی آمد  
بِهِ لبِم رسیده جانم ، توبیا که زنده مانم  
پس ازان که من نمانم ، به چه کار خواهی آمد  
بِهِ یک آمَذَنِ ربوی دل و دین و جان خسرو  
چه شود اگر بدین سان دو سه بار خواهی آمد

### فرهنگ

به وداع : رخصت ہونے کے لیے	چوں گُنم : کیسے کروں !
ھوا : ہوا ، موسم	نوخیز : تازہ اگا ہوا
دیده : آنکھ	خُرم : تروتازه ، خوشگوار
کف : ہتھیلی	نگار : محظوظ

بدین سان : اس طرح سے، یوں  
جان بہ لب رسیدن : مرنے کے قریب ہونا  
ربودن : چھین لے جانا، نوٹ لینا  
نگذارڈت : (نہ+گذارڈ+ت) تجھے نہیں چھوڑے گی  
می بارڈ : (باریدن : برنا) فعل حال ، برستا ہے، برس رہا ہے۔  
ستادہ : (ایستادن : کھڑا ہونا) ایستادہ ، کھڑے ہیں۔  
دیری نپايد : (پائیدن : باقی رہنا) زیادہ دیر نہیں رہے گا۔

### تمرین

- ۱

- ۱ - صرفِ غزل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں ؟
- ۲ - شاعر نے پہلی غزل میں کیا کیفیت بیان کی ہے ؟
- ۳ - ”بُلْبَلِ رُوْيِيْرِيَّه“ اور ”گلزار“ سے کیا مراد ہے ؟
- ۴ - دُوسری غزل کے مطلع کا مرکزی خیال کیا ہے ؟
- ۵ - آپ کو ان غزاں میں سے کون سا شعر زیادہ پسند آیا ہے ؟ اور کیوں ؟

- ۲

- ۱ - مندرجہ ذیل افعال کون سے ہیں ؟ مصادر اور معانی بھی لکھیے :
- ۲ - می بارڈ ، نخواہم ، خواہی آمد ، بیا ، ربودی  
جمع بنائیے :
- ۳ - امیر ٹھروُ کی ادبی اور ثقافتی خدمات پر جامع نوٹ لکھیے۔

## ضیاء الدین نجاشی

شیخ ضیاء الدین نجاشی ساتویں صدی ہجری کے اوآخر میں سرقت دے کے نواحی علاقے نجف اور انف میں پیدا ہوئے۔ علوم و فنون کی تحصیل کے بعد عالمِ جوانی میں ہندوستان آگئے اور بدایوں مقیم ہوئے۔ آپ نے پوری عمر گوشہ نشینی اور تصنیف و تالیف میں گزار دی۔ آپ حضرت شیخ فرید الدین ناگوری چشتی کے مرید تھے۔ اپنے معاصر شیخ طریقت خواجہ نظام الدین اولیاء سے بھی دلی عقیدت رکھتے تھے۔ ۷۵۱ھ میں بدایوں میں ان کا انتقال ہوا۔

آپ کی تصانیف میں سے ”طوطی نامہ“ سنسکرت کی ایک کتاب کا سادہ و سلیس فارسی ترجمہ ہے اور سلک السلوک ان کی دلکش عارفانہ نشر کا شاہکار ہے۔ اس کا بنیادی موضوع تصوف و اخلاق ہے۔ گلتان سعدی کی طرح انہوں نے بھی نشر میں جا بجا اپنے شعروں کا بھل استعمال کیا ہے، ان سے نجاشی کی شاعرانہ صلاحیتوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ سلک السلوک، بِر صیر میں لکھی جانے والی فارسی نشر کا محمدہ نمونہ ہے۔

## مُرواریدهایی از سلکُ السُّلُوك

- پیش از این مردمان بوده اند که از ذوق و شوق و طاعت و عبادت همه چیز داشتند و خود را چنان می نمودند که گویی هیچ ندارند. و در این ایام مردمان اند که از اینها هیچ ندارند و خود را چنان می نمایند که گویی همه چیز دارند.

- عزیز من، امروز، رُوز کار است. اما کدام کار؟ کاری که تورا فردا کار آید. مسکین آدمی را غُمر اندک داده اند و حرص بسیار. آن اندک هر لحظه اندک ترمی شود، و آن بسیار هر لمحه بسیار ترمی گردد. آدمی کار قیامت کی کند؟

- وقتی، یکی از بزرگان درویشان، پای دراز کرده بود و ژنده خود را بالای آن افگنده، پیوند می کرد. ہم در آن حالت، یکی از خلفای آن دیار به دیدن او آمد او هیچ از سر حال خود نگشت و پای گرد نیاورد. حاجبی که برابر خلیفہ بود، آغاز کرد:

”شیخ! پای گرد آر“! شیخ هیچ نگفت و التقات نکرد. بار دوم گفت: ”شیخ پای گرد آر“! گفت: ”دیر باز است، مادرست گره آورده ایم، اگر پای گرد نیاریم، روا باشد.“

- در عالم، هیچ کاری از آن شنیع تر نیست که کسی، باطن کسی تفرقه کند.  
ای برادر! اگر می خواهی تورا همواره جمع باشد، باطن کسی تفرقه مکن.

- خاک حبشه را فرو بیختند، ذره ای درد برآمد. خاک روم را فرو بیختند، ذره ای عشق برآمد. خاک فارس را فرو بیختند، ذره ای سوز برآمد. از آن ذره درد، بلال را آفریدند و از آن ذره عشق، صهیب را، و از آن ذره سوز، سلمان را.  
(ضیاء، نخشی)

## فرهنگ

مُروارید : موئی	پَنِدِه : پھٹا پر انالباس
پای گرد نیارود : اُس نے پاؤں نہ سیئے۔	دیر باز است : کافی عرصہ ہو گیا ہے۔
شدنیع : بُرا ، ناپسندیدہ	تفرقه کردن : پریشان / منتشر کرنا
فرو بیختند : چھانا گیا، انہوں نے چھانا	

## تمرین

- ۱

- ۱ - ماضی اور حال کے لوگوں میں کیا فرق ہے؟
- ۲ - درویش نے خلیفہ کی موجودگی میں پاؤں کیوں نہ سیئے؟

- ۳- ناپسندیدہ ترین کام کون سا ہے ؟  
 ۴- آخری پیر اگراف میں کون کون سے صحابہؓ کا ذکر کیا گیا ہے ؟  
 ۵- مصنف کے خیال میں کون سا کام زیادہ اہم ہے ؟

-۲

- ۱- مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے :  
 گویی ، کدام ، گئی ، ہموارہ ، گسی  
 ۲- مندرجہ ذیل الفاظ کے مفہوم لکھیے :  
 اندک ، آمد ، باطن ، آغاز ، شنیع تر  
 ۳- سبق میں سے تمام افعال ماضی الگ نوٹ کیجیے۔

## خواجہ حافظ شیرازی

محمد نام ، شمس الدین لقب اور حافظ تخلص تھا۔ ان کے والد اصفہان سے ہجرت کر کے شیراز میں آبے تھے۔ حافظ، شیراز میں ۷۲۶ھ کے لگ بھگ پیدا ہوئے۔

بچپن میں تیزی کا داغ سہنا پڑا۔ محنت مزدوری کے ساتھ ساتھ علم بھی حاصل کرتے رہے۔ حافظ اور قاری قرآن تھے۔ اپنے عہد کے نامور عالم اور عارف کامل تھے۔ مظفری سلسلے کے بادشاہ ان کی تعظیم و تکریم کرتے رہے۔ زندگی بھر شیراز سے نہیں نکل سکے۔ ۷۹۱ھ میں شیراز میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

حافظ ایران کے مقبول ترین شاعر ہیں۔ انہیں ”سان الغیب“ کہا جاتا ہے اور ان کے دیوان سے فال بھی نکالی جاتی ہے۔ ان کی وجہ شہرت ان کی زندہ جاوید غزلیں ہیں، جن کی بنیا پر انہیں امامِ غزل کہا جاتا ہے۔ حافظ کی غزل میں انسانی

زندگی کی تمام مسیر تین اور دو کھپوری آب و تاب کے ساتھ موجود ہیں۔ ان کا کلام رویح انسانی کا ترجمان ہے۔ وہ درویش منش، آزاد اور بے باک شخص تھے۔ مکر و ریا، جھوٹ اور فریب سے انہیں نفرت تھی۔ ان کی غزاں میں ریا کاروں پر شدید تلقید ملتی ہے۔ وہ <sup>صلح</sup> کل اور وسیع الظرفی کے داعی ہیں۔ ان کا کلام فکری اعتبار سے بھی نہایت پختہ ہے اور فنی لحاظ سے بھی بے مثال ہے۔

انہوں نے صوفیانہ مضامین کے بیان کے لیے مخصوص اصطلاحات کو فروغ دیا۔ ان کی رائج کردہ اصطلاحات آج تک فارسی غزل کا سرمایہ جمال ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ شعری اطاعت و زماں کو طویل خاطر کھا ہے۔

## غزلیات حافظ

(۱)

یوسف گم گشتہ، باز آید بہ کنعان، غم مخور  
 گلبہ آحزان شود، روزی، گلستان، غم مخور  
 دور گردون، گردو روزی بر مراد مان رفت  
 داشمایکسان نباشد حال دوران، غم مخور  
 در بیابان، گربہ شوق کعبہ خواہی زد قدم  
 سرزنشہاً گر گند خار مغیلان، غم مخور  
 گرچہ منزل بس خطرناک است و مقصد بس بعید  
 هیچ راهی نیست کان رانیست پایان، غم مخور  
 حافظا، در گنج فقر و خلوت شبہای تار  
 تا بُود و ردت دعا و درس قرآن، غم مخور

(۲)

دل می رَوَدِزِ دَسْتَم، صَاحِبَ دَلَان، خَدَارَا  
در دا که راز پنهان خواهد شد آشکارا  
دو روزه مهر گردون، افسانه است و آفسون  
نیکی به جای یاران فُرْصَت شمار یارا  
آسایش دوگیتی تفسیر این دو حرف است  
با دُوستان مُرَوَّت، با دُشمنان مُدارا  
خوبان پارسی گو، بخشندگان عمراند  
ساقی، بدہ بشارت پیران پارسara  
حافظ به خود نپوشید این خرقه می آلد  
ای شیخ پاکدامن! معذور دار مارا

(دیوان حافظ)

## فرهنگ

گلبه :	جهوپری	باز آمدن :	لوثنا، واپس آنا
مُراد :	خواهش ، آرزو	احزان :	خون کی جمع، درد و غم
قَدْم زدن :	چنان	دائماً :	ہمیشہ
بعید :	دُور	بس :	بسیار ، بہت
پایان :	انجام ، اختتام	کان :	”کآن“ کا مخفف
فقر :	در ویش	حافظا :	(حافظ+ا) اے حافظ

تار : تاریک	خلوٰت : تہائی
دردا : کلمہ افسوس، ہائے افسوس	صاحبِ دل : اہل دل، دوست، محروم راز
مہر : محبت	آشکارا : ظاہر
فرصت : موقع، مہلت	افسون : جادو، فریب
مُدارا : نرمی، مہربانی	گیتی : دُنیا، جہان
خوبان : خوب کی جمع، اچھے اور خوبصورت لوگ	پارسی گو : فارسی بولنے والے
کنعان : حضرت یوسف کا وطن، قدیم مصر کا ایک شہر	
مغیلان : بیوں کی طرح کا سخت کائنے دار درخت، عربی میں اسے اُم غیلان کہا جاتا ہے۔	
مقصد : جائے قصد، فارسی میں منزل کے معنوں میں آتا ہے اور اردو میں مقصود کے معنوں میں۔	
آسایش : آسودگی، آرام و سکون، آسودن سے حاصل مصدر	

### تمرین

- ۱

- ۱ - پہلی غزل کے مطلع میں کیا تلفیظ ہے؟
- ۲ - پہلی غزل کا مزاج مایوس گن ہے یا آمیدا فرزد ہے؟
- ۳ - حافظ نے دعا اور درس قرآن کا ذکر کس حوالے سے کیا ہے؟
- ۴ - شاعر کے خیال میں دونوں جہانوں کی آسودگی کن دوバتوں میں ہے؟
- ۵ - دوسری غزل کے مقطع کی وضاحت کیجیے۔

-۲

- ۱ - "مخور" ، فعل نہی ہے۔ گفت، نوشت، پُرسیدن، خندیدن، اور فتن سے فعل نہی بنائیے۔
  - ۲ - "پڑھ" ، فعل امر ہے۔ سوال نمبر ۱ میں دیئے گئے مصادر سے فعل امر بنائیے۔
  - ۳ - فارسی غزل میں حافظ شیرازی کا مقام کیا ہے؟ تفصیل سے لکھیے۔
- 

## مولانا جامی

نور الدین عبدالرحمن جامی ۸۱۷ھ میں، جام کے نواحی گاؤں خرجد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے ہرات کے مدرسہ نظامیہ میں داخلہ لیا اور اُس زمانے کے بڑے بڑے علماء سے کسپ فیض کیا۔ آپ نے سرقند کے علماء سے بھی استفادہ کیا۔ نقشبندی سلسلے کے معروف بزرگ خواجہ عبد اللہ احرارؒ کے مرید اور خلیفہ ہوئے۔ تیموری حکمران آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ ۸۹۸ھ میں ہرات میں وفات پائی۔

مولانا جامی کثیر التصانیف بزرگ تھے۔ فارسی اور عربی میں آپ کی تصانیف کی تعداد ۷۷ کے قریب ہے۔ دینی و صوفیانہ موضوعات کے علاوہ آپ نے شاعری اور انشا پردازی میں بھی بے مثال شاہکار یادگار چھوڑی ہیں۔ جامیؒ کی مشنویاں، ایران میں، نظامی گنجوی کی مشنویوں کے بعد سب سے زیادہ مقبول ہیں۔

سعدی شیرازیؒ کی گلستان کی تقلید میں انہوں نے بھارتستان کے نام سے ایک خوبصورت کتاب لکھی۔ یہ کتاب اپنے سادہ متوازن اسلوب نگارش کے اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اس میں آٹھ ابواب ہیں۔ چھوٹی چھوٹی دلچسپ حکایات بیان کی گئی ہیں۔ ضمناً شعر بھی دیے گئے ہیں۔ صوفیاء اور شعرا کے بارے میں بھی محمدؑ معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

## گزیده ای از بهارستان

نابینایی، در شب تاریک، چراغی در دست و سبویی بر دوش، در راهی می‌رفت.  
 فضولی به وی رسید گفت: "آی نادان! روز و شب پیش تو یکسان است و روشنی و  
 تاریکی در چشم تو برابر، ایں چراغ را فایده چیست؟" نابینا بخندید و گفت:  
 "این چراغ نه از بهر خود است، از برای چون تو گور دلان بی خیر است تا با من  
 پهلو نزنند و سبوی مرانشکنند".

-----

اعرابی ای شتری گم کرده سوگند خورد که چون بیابد به یک درم بفروشد. چون شتر  
 را یافت، از سوگند خود پشیمان شد. گربه ای در گردین شتر آویخت و بانگ می‌زد  
 که: "که می‌خرد شتری به یک دزم و گربه ای به صد دزم؟ اما بی یک دیگر نمی  
 فروشم".

-----

طبیبی را دیدند که هرگاه به گورستان رسیدی، ردا در سرکشیدی. از سبب آتش  
 سؤال کردند. گفت: "از مردگان این گورستان شرم می‌دارم. بر هر که می‌گذرم  
 ضربت من خورده است و در هر که می‌نگرم از شربت من مرده".

-----

رُواه را گفتند: "هیچ توانی که صد دینار بستانی و پیغامی به سگان ده رسانی؟"  
 گفت: "والله مُزدی فراوان است، اما در این معامله خطر جان است".

-----

رُوباه بچہ ای با مادر خود گفت: ”مرا حیله ای بیاموز کہ چون به کشاکش سگ درمانم، خود را از او برهانم۔“ گفت: ”حیله فراوان است، اما بهترین همه آن است که در خانہ خود بنشینی، نہ او ترا بیت و نه تو اورا بینی۔“

(مولانا جامی)

## فرهنگ

گزیده: گزیدن مصدر، منتخب، انتخاب  
فضولی: کوئی فضول / بیہودہ شخص

گور دل: دل کا اندازہ  
سوگند: قسم

ردا: چادر  
درسرکشیدی: سر امنہ ڈھانپ لینا

ضربت: ضرب  
هیچ توانی: کیا تیرے لیے ممکن ہے؟

مزدی: مزدوری، اجرت

درمانم: (درماندن: عاجز آنا) میں بے س ہو جاؤں۔

## تمرین

- ۱

۱ - نایبنا آدمی نے نادان شخص سے کیا کہا؟

۲ - اعرابی نے کیا قسم کھائی تھی؟

۳ - طبیب، قبرستان کے پاس سے گذرتے ہوئے کیوں مسٹہ ڈھانپ لیتا تھا؟

۴ - چوچی حکایت کا مرکزی خیال بیان کیجیے۔

۵ - لو مرٹی نے اپنے بچے کو کیا نصیحت کی؟

۱- فارسی میں ترجمہ کیجیے :

مولانا جامیؒ ایران کے نامور شاعر، ادیب، عالم اور صوفی تھے۔ ان کی تصانیف کی تعداد ۷۷ کے قریب ہے۔ وہ بڑے زندہ دل آدمی تھے۔ ان کی مشتوبیاں، نظامی گنجوی کی مشتوبیوں کے بعد، سب سے زیادہ مقبول ہیں۔ انہوں نے گلتانِ سعدی کی تقلید میں ایک دلچسپ کتاب لکھی، جس کا نام بہارتستان ہے۔ یہ کتاب فارسی نثر کی تاریخ میں بہت اہم ہے۔ اس کا اسلوب نگارش سادہ، متوازن اور شگفتہ ہے۔ مولانا جامیؒ نے ۸۹۸ھ میں، ہرات میں وفات پائی۔

### نور الدین محمد جہانگیر

بر صغیر پاک و ہند کا عظیم تیموری باادشاہ نور الدین محمد جہانگیر، جلال الدین محمد اکبر کا بڑا ابیٹا تھا۔ وہ ۱۵۶۹ء میں پیدا ہوا۔ باپ کی وفات کے بعد ۱۶۰۵ء میں اس کی تخت نشینی عمل میں آئی۔ اس نے ۱۶۲۷ء تک نہایت عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کی۔ وہ فارسی اور ترکی زبانوں کا ماہر تھا۔ شعر گوئی اور شعر فہمی میں اعلیٰ ذوق کا مالک تھا۔ شعروخن کے بارے میں اس کا تقدیدی شعور بہت بلند تھا۔ اسے خوش نویسی اور مصوری سے بھی گہری دلچسپی تھی۔ وہ علم و ادب اور فتویں لطیفہ کی سرپرستی کے حوالے سے بہت مشہور تھا۔

جہانگیر نے اپنے جد اعلیٰ امیر تیمور اور پرداد اظہیر الدین محمد بابر کی طرح اپنی زندگی اور معاملات سلطنت کے بارے میں، فارسی میں یادداشتیں لکھی ہیں جو ”تو زک جہانگیری“ کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ کتاب دلکش فارسی نثر کا عمدہ نمونہ ہے۔ بر صغیر کی سیاسی، سماجی اور ثقافتی تاریخ کے حوالے سے بھی اسے بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس کا شمار فارسی کی چند بہترین خودنوشت سوانح عمریوں میں ہوتا ہے۔

توزکِ جهانگیری کا اسلوب بیان سادہ ، رواں ، واضح اور دلچسپ ہے۔ جذبات و احساسات کے بیان میں اُس کا خلوص اُسے ایک کامیاب ادیب بنانے کے لیے کافی ہے۔ وہ محض ایک نشرنگاری نہیں بلکہ ایک دیانت دار مؤرخ ، مدمر حکمران ، تجربہ کار پہ سالار ، باخبر قائم اور اہل دل دانشور کے طور پر بھی سامنے آتا ہے۔

## گزیدہ ای از توزکِ جهانگیری

پذرم را ، تابیست و هشت سالگی فرزند نمی زیست . و همیشه جہت بقای فرزند بہ درویشان و گوشہ نشینان التجا می بُردند .

چون خواجه بزرگوار خواجه معین الدین چشتی سرچشمہ اکثر اولیا ی ہند بودند ، بہ خاطر گذرانیدند کہ بہ جہت حُصول این مطلب ، رُجوع بہ آستانہ متبرکہ ایشان نمایتند . با خود قراردادند کہ اگر اللہ تعالیٰ پسری کرامت فرماید ، از آگرہ تا بہ درگاه ایشان پیادہ ، از روی نیاز تمام ، مُتوجہ گردم .

و در آن ایام کہ والد بزرگوارم جویاں فرزند بُردند ، شیخ سلیم نام درویشی صاحب حالت ، در گوہی مُتصل بہ موضع سیکری بہ سر می بُرد . مردم آن نواحی بہ شیخ اعتقاد تمام داشتند . چون پدرم بہ درویشان نیازمند بودند ، صحبت ایشان را نیز دریافتند . روزی از ایشان پُرسیدند کہ : ”مرا چند پسر خواهد شد؟“

فرمودند : ”بخشنده بی منت سه پسر بہ شما ارزانی خواهد داشت !“

پدرم می فرمایند : ”نذر نمودم کہ فرزند اول را بہ دامن تربیت و توجہ شما انداخته ، شفقت و مهربانی شما را حامی و حافظ اوسازم .“

شیخ این معنی را قبول می فرمایند و بہ زبان می گذرانند : ”مبارک باشد ! ما ہم ایشان را ہمنام خود ساختیم !“

والدۀ مَرَابِه خانۀ شیخ فرستادند تا ولادت من در آنجا واقع گردد. بعد از تولد، مَرَا سلطان سلیم نام نهادند. اما من از زبان مبارک پدرِ خود هرگز نشنیدم که مَرَا سلطان سلیم یا محمد سلیم مخاطب ساخته باشد، همه وقت "شیخو بابا" گفته، سخن می‌کردند.

او صاف جمیله والد بزرگوارم از حد توصیف و اندازه تعریف افزون است. با وجود سلطنت، خود را کمترین مخلوق از مخلوقات می‌دانستند. از یاد حق لحظه‌ای غافل نبودند. صلح گل شیوه مقرر ایشان بود. بانیکان و خوبان هر طایفه و هر دین و آنین صحبت می‌داشتند، و به هر کدام التفات‌ها می‌فرمودند. شباهی ایشان به بیداری می‌گذشت. در روزها بسیار کم خواب بودند.

بعد از جلوس، اولین حکمی که از من صادر گشت، بستن زنجیر عدل بود که اگر مُتّصّلیان دارالعدالت در داد خواهی مظلومان اهمال ورزند، آن مظلومان خود را بدین زنجیر رسانیده، سلسله جنبان گردند، تا صدای آن باعث آگاهی من گردد.

(نورالدین محمد جهانگیر)

## فرهنگ

به خاطر گذراندن : دل می‌سوزنا، خیال آنا	متبرکه : با برکت
کرامت فرمودن : عطافرمانا	قراردادن : عهد کرنا
صاحب حالت : صاحب حال، خدار سیده	نیاز : عقیدت و احترام
نذر نمودن : منت ماننا	منت : احسان
مقرر : طے شده، ضروری	شیوه : طریقه، عادت، معمول

مُتصدّى : اہل کار ، ملازم	جُلوس : تخت نشینی
اہمال : سُستی، بے پرواںی	ورزیدن : اختیار کرنا ، اپنانا
جویا : (جُتن مصدر سے فعل امر : جوی + ان) مُتلاشی	

### تمرین

- ۱

- ۱ - سوانح عمری اور خود نوشت سوانح عمری میں کیا فرق ہے ؟
- ۲ - شہنشاہ اکبر نے کیا نذر مانی تھی ؟
- ۳ - جہانگیر کا نام کس بزرگ کے نام پر رکھا گیا اور کیوں ؟
- ۴ - جہانگیر نے اپنے باپ کی کیا صفات گنوائی ہیں ؟
- ۵ - تخت نشینی کے بعد جہانگیر نے پہلا حکم کیا دیا تھا ؟

- ۲

- ۱ - مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے :
- پیادہ ، تولد ، نواحی ، بیداری ، آگاہی
- ۲ - مندرجہ الفاظ سے جمع بنائیے :
- فرزند ، مطلب ، سخن ، طائفہ ، صدا
- ۳ - جویا (جوی + ان) اور جناب (جب + ان) جیسے پانچ پانچ الفاظ لکھیے۔

## حضرت سَچَل سرمست

شیخ سَچَل سرمست از عارفان و شاعران بُرگ پاکستان محسوب می‌شود. زادگاه وی روستایی است به نام "درازا" که در نواحی رانی پور در استان سند واقع است. نیاکان وی، همه اهل علم و عرفان و شعر بودند. وی در محیط با صفاتی علمی و عرفانی پرورش یافت. پدر بُرگش میان محمد حافظ نام داشت و از دوستان بسیار عزیز حضرت شاه عبداللطیف بتائی بود که بزرگترین شاعر عرفانی سند بود. سَچَل میان محمد حافظ را خیلی دوست می‌داشت. روزی برای دیدار با دوستش آمده بود، وقتی که داشت مُرَّخص می‌شد، برای همه کودکان خانواده دست به دعا شد و بعد اشاره ای کرد به یک گودک راستگو و گفت: "ما، در این کودک، آثار بُرگی را می‌بینیم".

این کودک راستگو عبدالوهاب بود که بعدها به لقب "سَچَل سرمست" معروف شد. سَچَل، در زبان سندی معادل است با کلمه فارسی راستگو.

پدر عبدالوهاب، میان صلاح الدین در بچگی فرزنش فوت کرد. عم عبدالوهاب که که خواجه عبدالحق نام داشت، سرپرستی وی را به عهده گرفت. عبدالوهاب دروغگویی را دوست نداشت. در کودکی هم هیچوقت دروغ نمی‌گفت. همه او را سَچَل می‌گفتند. سَچَل، قرآن را حفظ کرد. فارسی و عربی و علوم اسلامی را نزد خواجه عبدالحق آموخت. مُرید و خلیفه خواجه عبدالحق نیز شد. خواجه عبدالحق دختر خود را به عقد سَچَل آورد.

سَچَل سرمست عارفی تنهائی گرا بود. به دشتها و جنگلها می‌رفت و ساعتها از منظره‌های زیبای طبیعی لذت می‌برد. زندگی وی خیلی ساده و به ذور از هرگونه تجمل و تظاهر بود. به فارسی، اردو، پنجابی، سندی و سرائیکی شعر می‌سرود. به

همین علت او را "شاعر هفت زبان" نیز می‌گویند. شعروی از اخلاص و راستی و سادگی و دوستی سرشار است. لحن زیبایی هم داشت و آغلب شعرش را برای مردم عامه خواند. مردم این نغمه‌های دلکش آسمانی را می‌شنیدند و شیفتۀ وی می‌شدند.

زمان وی، دوره انحطاط مسلمانان شبه قاره پاکستان و هند بود. انگلیس‌ها کم کم داشتند در اینجا ریشه می‌گرفتند. اوضاع نامساعد بود. منطقه سند هم از این ناامنی ایمن نبود. سچل بود که در این تاریکی‌ها مثل چراغی می‌درخشید و مردم را به صلح و آشتی و راستی دعوت می‌کرد. شعروی پیام وحدت و دوستی است. وی انسان دوست بزرگ بود. می‌گفت انسانها باید برادر هم باشند، به دیگران کمک کنند و باطن خود را بیارایند.

سرانجام، این شاعر عارف در سال ۱۸۲۶ میلادی وفات یافت. مرقد وی در زادگاه وی است. مردم پاکستان وی را خیلی دوست دارند.

(معین نظامی)

## فرهنگ

زادگاه :	(زادگاه) مقام ولادت	محسوب شدن :	ثمار ہونا
----------	---------------------	-------------	-----------

نیاکان :	آجداہ	روستا :	گاؤں
----------	-------	---------	------

باصفا :	پاکیزہ	محیط :	ما جوں
---------	--------	--------	--------

معادل :	برابر، مترادف، هم معنی	مُرخص شدن :	رخصت ہونا
---------	------------------------	-------------	-----------

تنہانی گرا :	تہائی پسند	گرائیدن :	ماں ہونا، جھکا و رکھنا، گرایید مضارع
--------------	------------	-----------	--------------------------------------

تجمل : شان و شوکت	لذت بُردن : لطف اندوز ہوتا
بے ہمین علت : اسی وجہ سے	تظاهر : تکف ، ریا کاری
شیفتہ : شیدائی، پرستار، عاشق	لحن زیبا : اچھی اسریلی آواز
ریشه : جڑ ، بنیاد	انحطاط : زوال
اوپساع : وضع : حالت کی جمع، حالات	ریشه گرفتن : جڑ کپڑنا ، قدم جانا
ایمن : محفوظ	نامساعد : ناسازگار

### تمرین

- ۱

- ۱ - حضرت سچل سرمست کہاں پیدا ہوئے ؟
- ۲ - سچل کا کیا مطلب ہے ؟ انہیں یہ لقب کیوں دیا گیا ؟
- ۳ - انہیں " شاعرِ فتنہ زبان " کیوں کہا جاتا ہے ؟
- ۴ - ان کی شاعری کے اہم موضوعات کیا ہیں ؟
- ۵ - وہ لوگوں میں کیوں مقبول تھے ؟

- ۲

- ۱ - مندرجہ ذیل مرکب کیا ہیں ؟  
محیط با صفا ، کودک راستگو ، زندگی وی ، مرقدِ وی ، مردمِ پاکستان
- ۲ - نیچے دیے گئے افعال کی شناخت کیجیے :  
می شد ، می نیلیم ، می خواند ، آمدہ ہوں ، آموخت

۳۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے :

ہمارے پیارے وطن پاکستان کے چار صوبے ہیں۔ ان میں سے ایک صوبے کا نام ”سندھ“ ہے۔ صوبہ سندھ کا مرکزی شہر کراچی ہے۔ کراچی پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے اور بہت بڑا صنعتی اور تجارتی مرکز ہے۔ یہ ساحلِ سمندر پر واقع ہے۔ کراچی کے میں الاقوامی ہوائی اڈے کی عمارت بہت خوبصورت ہے۔ اس شہر میں کئی کارخانے، ہسپتال اور یونیورسٹیاں ہیں۔ یہ شہر پاکستان کا پہلا دارالحکومت بھی رہا ہے۔

---

### ملکُ الشُّعَرَاءِ بِهَار

مرزا محمد تقی بہار ۱۳۰۴ھ / ۱۸۸۶ء میں، مشہد مقدس میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محمد بن کاظم صبوحی بھی نامور شاعر تھے۔ بہار فطری شاعر تھے۔ اپنی قادر اکامی کی وجہ سے جوانی ہی میں ملکُ الشُّعَرَاءِ کا خطاب حاصل کیا۔ ملکُ الشُّعَرَاءِ بہار بہت ذہین اور باصلاحیت انسان تھے۔ انہوں نے محبتِ وطن شاعر کی حیثیت سے شہرت پائی۔ ایران میں تحریکِ جمہوریت چلی تو وہ بھی درباری زندگی چھوڑ چھاڑ کر سیاسی کارکنوں سے آملاً اور اپنی شاعری بھی اسی نصبِ اعتمان کے لیے وقف کر دی۔ اس سلسلے میں انہیں قید و بند کی صعوبتیں بھی جھیلنی پڑیں۔ وہ کئی بار اسمبلی کے زکن بھی منتخب ہوئے اور ملک و قوم کی اصلاح و ترقی کے لیے سرگرم عمل رہے۔ تہران یونیورسٹی میں پروفیسر کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ ۱۹۵۱ء میں ان کا انتقال ہوا۔

بہار، فکری و فتنی اعتبار سے اپنے عہد کی تو انا آواز تھے۔ انہوں نے تمام اصنافِ خن پر طبع آزمائی کی اور ہر صنف میں اعلیٰ درجے کی تخلیقات یادگار چھوڑیں۔ وہ قدیم فارسی شاعری کی درخشش روایت سے پوری طرح آگاہ تھے اور انہوں نے روایت سے اپنا سلسہِ مضبوطی سے برقرار کھا۔ ان کی شاعری میں جدید ترین موضوعات بھی ملتے ہیں۔ سیاستدان، شاعر، صحافی اور ادیب

ہونے کے ساتھ ساتھ وہ شعلہ بیان مقرر اور وسیع انظرِ حقیقی بھی تھے۔

بہار کو اقبال سے بہت عقیدت اور پاکستان سے محبت تھی۔ پاکستان کے بارے میں انہوں نے ایک قصیدے میں اپنے ولی جذبات کا اظہار بہت خوبصورتی سے کیا ہے۔

اسی قصیدے کا انتخاب اور ان کی ایک منتخب غزل کے چند شعر دیے جا رہے ہیں۔

## ڈرُود بر پاکستان

ہمیشہ لطفِ خُدا بادیا پاکستان  
بہ کین مباد فلک بادیا پاکستان  
سَرَّد کراچی و لاہور قُبَّۃُ الاسلام  
کہ ہست یارِ اسلام کار پاکستان  
زِ فیضِ شعی و عمل، وزِ شُمول علم و هُنر  
فُرُون شُود ہمہ رُوز اعتبار پاکستان  
تپد چو طفل زِ مادر جُدا، دل کشمیر  
کہ سرز شوق نہ در کنار پاکستان  
چو مادری کہ زِ فرزند شیر خوار جُداست  
نجات کاشمر آمد شعار پاکستان  
زِ مادرود فراوان بہ شیر مردانی  
کہ کرده اند سرو جان نثار پاکستان  
بہ رُوح پاک شہیدان کہ خُونشان برخاک  
کشید نقشہ پُر افتخار پاکستان

زِمادِرود بِرآن رُوح پُرفتوح بِزِرگ  
 جنَاح، رهبرِ والا تبارِ پاکستان  
 درود بِاد بِمه رُوح مُطْهَرِ اقبال  
 که بُود حکْمَتِش آموزگارِ پاکستان  
 همیشه تاکه زِگشت زمین شب آید رُوز  
 به خرمی گذَر رُوزگارِ پاکستان  
 به یادگار، بهار این قصیده گفت و نوشت  
 همیشه لطفِ خدا بادیارِ پاکستان

### غزل

من نگویم که مرا از قَفَس آزاد گنید  
 قَفَسِ بُرده به باگی و دلم شاد گنید  
 یاد این مرغ گرفتار گنید، آی مرغان  
 چون تماشای گل ولاله و شمشاد گنید  
 هر که دارد ز شما، مرغ اسیری به قَفَس  
 بُرده در باغ و به یاد مَنَش آزاد گنید  
 گرشد از جور شما خانه موری ویران  
 خانه خویش محال است که آباد گنید  
 گنج زندان شد اگر، هموطنان! سهم بهار  
 شکر آزادی این گنج خداداد گنید

(ملک الشعراي بهار)

## فرهنگ

مَبَادِ (M + باد) نہ ہو، نہ رہے!	کین : کینہ ، دُشمنی ، انتقام
شُمُول : شامل ہونا	قُبَّہ : گنبد
کاشمر : کشمیر	کنار : آغوش ، پہلو
شیر مردان : بہادر لوگ	شعار : نعرہ ، نصب العین
پُر فتوح : کامیاب و کامران ، آسودہ	پُر افتخار : قابل فخر
گشت : گروش	مُطَهَّر : پاکیزہ
مُور : چیوٹی	خُرَّمی : خوشی ، خوشحالی
	سَهْم : حصہ ، نصیب
	باد : (بودن مصدر، بود مضارع، باد امر، دعاۓیہ) ہو، رہے!
	قُبَّۃُ الْاسْلَام : اسلام کا گنبد، مراد ہے عظیم اسلامی ملک
سَرَد : (سریدن مصدر : سزاوار ہونا ، اچھا لگنا : مضارع) سزاوار ہے ، اہل ہے۔	
والا تبار : اعلیٰ خاندان کے لوگ، مراد ہے عالی مقام	
تَپَد : (تپیدن : تڑپنا، بے قرار ہونا : مضارع) تڑپتا ہے۔	

## تمرین

- ۱

- ۱ - شاعر نے کراچی اور لاہور کو کیا خطاب دیا ہے اور کیوں ؟
- ۲ - کشمیر کے بارے میں کن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے ؟
- ۳ - شاعر نے علامہ اقبال کو کیوں خراج عقیدت پیش کیا ہے ؟
- ۴ - ردیف اور قافیہ کیا ہوتا ہے ؟ سبق میں سے نشاندہی کیجیے۔
- ۵ - ملک اشعراء بہار کے حالاتِ زندگی لکھیے، نیز ان کے کلام کے بارے میں آپ کی کیارائے ہے ؟

- ۲

- ۱ - " درود بر پاکستان " کے چوتھے اور پانچویں شعر میں دی گئی تشبیہات کی وضاحت کیجیے۔
- ۲ - ضمائر متصل کو ضمائر منفصل میں تبدیل کیجیے :  
خونشان ، حکمتیش ، قسم ، دلم
- ۳ - مندرجہ ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے :  
سمی ، شمول ، طفل ، مطہر ، ہموطنان



## در کلاس

استاد : احمد ! چرا امروز دیر آمدی ۹

احمد : معذرت می خواهم ، استاد ! تقریباً بیست دقیقه منتظر وسیله ای بودم.

استاد : حالا با چه وسیله آمدی ۹

احمد : متاسفانه هیچ چیزی پیدا نشد . پیاده آدمد .

استاد : معمولاً با چه وسیله می آیند ۹

احمد : آقا معمولاً با اتوبوس خط ۲۳ می آیم .

استاد : مگر منزل شما از دانشکده خیلی دور است ۹

احمد : بله آقا ، آن طرف شهر است و گاهی وسیله ای گیر نمی آید .

استاد : خیلی خوب ، درس امروزی خیلی مفید بود . یاد داشته ای یکی از همکلاسان را حتماً از او می گیری و از رویش می نویسی ، یادت نرود .

احمد : چشم ، همین الان می گیرم .

طاهر : ببخشید استاد ، من یک پرسش دارم . اجازه هست بگویم ۹

استاد : بله ، اشکالی ندارد ، بفرمایید .

طاهر : می خواستم اطلاعاتی راجع به کشور ایران داشته باشم .

استاد : خوب ، کشور اسلامی ایران یکی از قدیمی ترین کشورهای دُنیا است . ایران دُوست و همسایه پاکستان است . تهران بُزرگترین شهر و پایتخت کشور است . ایران دارای ۲۴ استان است . شیراز ، اصفهان ، تبریز ، مشهد ، رشت و کرمان شهرهای مهم ایران هستند .

طاهر : زبان رسمی کشور چیست ۹

استاد : آفرین ، سئوال خیلی خوبی مطرح کردید ! در ایران زبانها و گویش‌های زیادی وجود دارد ، اما زبان فارسی ، زبان رسمی کشور است . و می دانید که این زبان چه اندازه آسان و شیرین است .

طاهر : آقا ، وضع صنعتی کشور چطور است؟  
 اُستاد : خواهش می گنم. خوب ، بچہ ها خدا نگهدار !  
 کلاس : خدا حافظ شما !

(معین نظامی)

## فرهنگ

معذرت می خواهم : معذرت چاہتا ہوں	دقیقه : منت
وسیله : سواری، ذریعہ آمدورفت	مُتاسفانہ : بد قسمی سے، افسوس کی بات ہے
پیادہ : پیدل	معمولًا : عام طور پر
اتوبوس : بس	خط ۳۳ : روٹ نمبر ۳۳
مگر : آیا ، کیا ؟	دانشکده : کالج
یادداشت ہا : نوٹس	حتماً : یقیناً
از رو نوشتن : نقل کرنا	یادت نزود : تجھے بھول نہ جائے
چشم : جی بہتر (لفظی مطلب ہے آنکھ)	الآن : ابھی ، اسی وقت
بلہ : جی ہاں	راجع بہ : کے بارے میں
أستان : صوبہ	زبانِ رسمی : سرکاری زبان
مطرح کردن : پیش کرنا، سامنے لانا	گویش : بولی
چہ اندازہ : کس قدر ، کتنی	وضع : حالت
زمینہ : میدان	پیشرفت : ترقی

لطف فرمودید : آپ نے مہربانی فرمائی ممنونم : (ممنون+ام) میں شکرگزار ہوں  
 ببخشید : (بخیدن مصدر سے فعل امر) معاف کیجیے گا۔  
 پُرسش : (پرسیدن سے حاصل مصدر) سوال  
 اشکالی ندارد : کوئی بات نہیں، کوئی حرج نہیں  
 خواہش می کنم : کوئی بات نہیں (لفظی مطلب ہے خواہش کرتا ہوں)

### تمرین

- ۱

- ۱ - احمد کو کیوں دیر ہو گئی تھی ؟
- ۲ - اسٹاد نے طاہر کو ایران کے بارے میں کیا بتایا ؟
- ۳ - ایران کے پانچ بڑے شہروں کے نام بتائے ؟
- ۴ - سبق میں آنے والے محاورے الگ سے لکھیے اور یاد کیجیے۔
- ۵ - ”بفرمایید“ کہاں استعمال ہوتا ہے ؟

- ۲

فارسی میں ترجمہ کیجیے :

میرا نام مریم ہے۔ ہم تین بہت بھائی ہیں۔ میرے والد ایک رینٹر ڈسکاری ملازم ہیں۔ ہم کراچی میں رہتے ہیں۔ میں گورنمنٹ گرلز کالج میں سالی اول کی طالبہ ہوں۔ کالج میرے گھر سے زیادہ دور نہیں ہے۔ میں اکثر پیدل کالج جاتی ہوں۔ کبھی کبھی مجھے ابو گاڑی میں پہنچا دیتے ہیں۔ میں کلاس میں کبھی دیر سے نہیں گئی۔ ہمیشہ وقت پر پہنچتی ہوں۔

## نصیحت به فرزند

وز خواب سخرا گهان بپرهیز  
 دانند ترا چه مرتبت هست  
 کان وقت سخن شود نمایان  
 باید که به پاکی آش بگوشی  
 چون پاک و تمیز بود، زیباست  
 زنهار مکن دراز دستی  
 آماده خدمتش به جان باش  
 از گفتة او مپیچ سررا  
 خرسند شود ز تو خداوند  
 معقول گذرگن و مؤدب  
 پیش همه کس عزیز باشی  
 هر چند ترا در آن ضررهاست  
 چیزی ز دروغ رشت ترنیست  
 آن به که بُریده باد از کام  
 روزی که در آن نکرده ای کار  
 آن روز، ز عمر خویش مشمار

(ایرج میرزا)

## فرهنگ

چرکین : (چک+ین) میلا کچیلا  
 خشن : موٹا، گھر درا

مرتبت : مرتبه  
 کان : "کآن" کامنف

دیبا : ریشی کپڑا	گلیم : گذری، معمولی کپڑا مراد ہے
سفرہ : دسترخوان	تمیز : صاف سترہ
سرپیچیدن : سرکشی / حکم عدالت کرنا	بے جان : جان و دولت سے
خُوی کردن : عادی ہونا	ضرر : نقصان
	کام : خلق
	مشمار : (شمردن مصدر سے فعل نہیں) شمارنہ کر
می باش : (بودن مصدر ، باشد مضارع ، باش فعل امر) ہمیشہ رہ	
سحر گہان : (سحر+گاہ / گہان) صحیح کا وقت	
گفته : (گفتہ مصدر سے اسم مفعول / صفت معمولی) کہا ہوا، حکم فرمان	

### تمرین

- ۱

- ۱ - دانتوں کی صفائی کیوں ضروری ہے ؟
- ۲ - لباس کے بارے میں شاعر کی کیا رائے ہے ؟
- ۳ - ماں باپ کی فرماں برداری کا کیا فائدہ ہے ؟
- ۴ - سچ بولنے کی کیا اہمیت ہے ؟
- ۵ - کون سے دن کو اپنی زندگی میں شمارنہیں کرنا چاہتے ؟

-۲-

۱- سبق میں آنے والے تمام افعال امر و نبی الگ لکھیے۔

۲- مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے :

مادر ، کوچہ ، دروغ ، تمیز ، دشام

۳- سبق کی کوئی سی تین باتیں فارسی نثر میں لکھیے۔

## فاطمه جناح

فاطمه جناح کو چکترین خواهر حضرت محمد علی جناح بود۔ در بچگی پدر و مادرش را از دست داد و زیر نظر برادر بزرگوارش تربیت شد۔

قائد اعظم وی را خیلی دوست می داشت و برایش احترام زیادی قائل بود۔ فاطمه جناح نیز تمام عمرش را در راه خدمت به پاکستان و مؤسس پاکستان بسر بردا۔ وی خدمتگزار راستین ملت پاکستان بود۔ به همین علت، پاکستانیان لقب ”مادر ملت“ را به وی داده اند۔

زادگاه فاطمه جناح کراچی است۔ همان شهر بزرگی که زادگاه بنیانگذار پاکستان نیز هست۔ تحصیلات مقدماتی خود را در کراچی به پایان برد۔ بعد به کلکته رفت و در رشتہ جراحی دندان پزشکی فارغ التحصیل شد۔ چندی در ممبئی مطب شخصی را ادارہ کرد و بعد برای همیشه به خدمت ملت و میهن مشغول شد۔

زمانی که نهضت پاکستان به اوج خود رسیده بود و قانداق عظیم خیلی گرفتاریها داشت و شب را از روز نمی شناخت، فاطمه جناح او را حتی یک دقیقه هم تنها نمی گذاشت. با وی در جلسه های سیاسی شرکت می کرد و کارهای شخصی وی را نیز انجام می داد.

فاطمه جناح برای فلاح زنان مسلمان شبه قاره خیلی زحمت‌ها کشید. او بانوان برجسته آن زمان را زیر پرچم مسلم لیگ آورد، بعد از تاسیس پاکستان نیز به فعالیتهای خود ادامه داد. خودش مُسلمانی اخلاق صمدم و متعهد بود و می خواست همه زنان مُسلمان جهان اهمیت معارف اسلامی را درک گنند. خیلی دلش می خواست تمام کشورهای اسلامی متحد بشوند.

این مادر دلسوز ملت پاکستان، در روز ۹ ژوئن ۱۹۶۷ م چشمش را از این جهان فروبست و در جوار برادر بزرگش مدفون شد.

(دکتر خالده آفتاب)

## فرهنگ

از دست دادن : کھو دینا، محروم ہونا	بچگی : بچپن
خدمتگزار : خادم	مؤسس : بانی
بنیان : بنیاد	راستین : (راست+ین) سچا/اچی
مقدماتی : ابتدائی	بنیانگزار : بانی
مَطْبَ : کلینک	رشته : شعبہ

شخصی : پرائیویٹ، ذاتی، بھی	جراحی داندان پزشکی : ڈینٹل سرجری
نہضت : تحریک	ادارہ کردن : چلانا
فعالیت : سرگرمی	برجستہ : نمایاں
اخلاصمند : (اخلاص+مند) مخلص	ادامہ دادن : جاری رکھنا
ذرک کردن : جاننا، محسوس کرنا، پالینا	گرفتاری : مصروفیت
مُتَعَهِّد : اپنے مقصد سے شدید وابستگی رکھنے والا، کم خدا	
شب را از روز نمی شناخت : اُسے رات دن کا ہوش نہیں تھا۔	
کوچکترین : (کوچک+ترین) سب سے چھوٹا/چھوٹی	

## تمرین

- ۱

۱ - فاطمہ جناح کون تھیں ؟ ان کی ولادت کہاں ہوئی ؟

۲ - انہوں نے کس شعبے میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی ؟

۳ - تحریک پاکستان میں ان کا کیا کردار تھا ؟

۴ - وہ مسلمان عورتوں کو کیسادی کیا چاہتی تھیں ؟

۵ - ان کا مزار کہاں ہیں ؟

-۲

۱ - کوچکترین اور راستین جیسے پانچ پانچ الفاظ لکھیے۔

۲ - سبق میں شامل مرکب اضافی اور توصیفی الگ الگ لکھیے۔

۳ - مندرجہ ذیل الفاظ کے مقامات لکھیے :

کوچکترین ، راستین ، زنان ، بعد ، آن

## علامہ محمد اقبال

مُؤْلِفِ پاکستان علامہ محمد اقبال ۹ نومبر ۱۸۷۷ کو سیالکوٹ میں بیدا ہوئے۔ ان کے والدُوں محمد ایک درویش منش انسان تھے۔ اقبال نے ایفے تک سیالکوٹ میں تعلیم پائی۔ اپنے عظیم استاد مولانا میر حسن سے عربی اور فارسی کا ذوق پایا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے فلسفہ کیا۔ ۱۸۹۹ء میں یونیورسٹی اور بنیٹنل کالج لاہور میں فلسفہ کے استاد معین ہوئے۔ کچھ عرصہ گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفہ اور انگریزی پڑھاتے رہے۔

۱۹۰۵ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان گئے۔ وہاں سے وکالت کا امتحان پاس کیا۔ میونخ یونیورسٹی جرمنی سے پی انجیڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۰۸ء میں وطن واپسی پر گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفہ کے استاد مقرر ہوئے مگر جلد ہی ملازمت چھوڑ دی۔ ۱۹۳۴ء تک وکالت کرتے رہے۔ ۱۹۳۶ء میں پنجاب اسمبلی کے زرکن بھی بنے۔

۱۹۳۰ء میں وہ مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوئے۔ اسی سال انہوں نے خطبہ اللہ آباد میں پاکستان کا تصور پیش کیا۔

۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء کو انتقال ہوا۔ بادشاہی مسجد لاہور کے زیر سایہ مدفن ہیں۔

اقبال نے ساری زندگی درویشی اور سادگی میں بمرکی۔ انہوں نے اپنی ساری صلاحیتیں اسلام کی خدمت اور مسلمانوں کی اصلاح حال کے لیے وقف کر کھی تھیں۔ رسول کریمؐ کی ذات بابرکات سے انہیں والہانہ عشق تھا۔ مولانا جلال الدین روی سے بے پناہ عقیدت رکھتے تھے۔

انہوں نے اردو اور فارسی میں شاعری کی اور دونوں زبانوں میں اپنی عظمت کا لوبھا منوایا۔ اسرارِ خودی، رسموںِ بخودی، زبیرِ جنم، گلشنِ رازِ جدید، پیامِ مشرق، جاوید نامہ، مثنوی مسافر، پسچ باید کرو آئی اقوامِ مشرق اور ارمغانِ چجاز (نصف اول) ان کی فارسی کتابوں کے نام ہیں۔

علام محمد اقبالؒ ایک فلسفی شاعر تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کو وحدت و اتحاد کا پیغام دیا۔ وہ مسلمانوں کو خودشناہی کا درس دیتے رہے۔ انہوں نے جدید دور کے حساس مسائل کو شاعری کا موضوع بنایا۔ ان کے کلام میں درد اور اخلاص و تاثیر کی فراوانی ہے۔ پُوری دنیا میں ان کے فکر و فن کی مختلف جہتوں پر تحقیقی کام ہوا ہے اور بے شمار بڑی بڑی شخصیتوں نے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔

## محاورہ مابینِ خدا و انسان

### خدا

تو ایران و تاتار و زنگ آفریدی	جہان را زیک آب و گل آفریدم
تو شمشیر و تیر و تفنگ آفریدی	من از خاک، پولاد ناب آفریدم
تبر آفریدی نهال چمن را	
قفس ساختی طائر نغمہ زن را	

### انسان

سفال آفریدی، چراغ آفریدم	تو شب آفریدی
خیابان و گلزار و باع آفریدم	بیابان و کھسار و راغ آفریدی
من آنم کہ از سنگ آئینہ سازم	
من آنم کہ از زهر نوشینہ سازم	

(علامہ اقبالؒ)

## نهائی

به بحر رفتم و گفتم به موج بیتابی:  
 ”همیشه در طلب استی، چه مشکلی داری؟  
 هزار لؤلوي للاست در گریبانات  
 درون سینه چومن گوهر ولی داری؟“  
 تپید وا زلب ساحل رمید و هیچ نگفت

به کوه رفتم و پرسیدم: ”این چه بی دردی است؟  
 رسد به گوش تو آه و فغان غمزده ای؟  
 اگر به سنگ تولعلی ز قطره خون است  
 یکی، در آب سخن با من ستمزده ای“  
 به خود خزید و نفس در کشید و هیچ نگفت

ره دراز بُریدم، زِماه پُرسیدم:  
 ”سفر نصیب! تو منزلی است که نیست؟  
 جهان زپر تو سیمای تو سمن زاری  
 فروغ داغ تو از جلوه دلی است که نیست؟“

سوی ستاره رقیبانه دید و هیچ نگفت  
 شدم به حضرت یزدان، گذشتم از مه و مهر  
 که: ”در جهان تو یک ذره آشنايم نیست  
 جهان تهی زدل، و مُشت خاک من همه دل  
 چمن خوش است ولی در خور نوایم نیست“

تبسمی به لب او رسید و هیچ نگفت

(علامه اقبال)

## فرهنگ

آب و گل : پانی اور مٹی، نمیر	محاورہ : مکالہ
پولاد : فولاد، لوہا	زنگ : جبہ
تفنگ : بندوق	ناب : خالص
را : کو، کے لیے	تبر : کلہارا
ایاغ : پیالہ	سفال : مٹی، مٹی کی تھیکری
نوشینہ : خوشگوار شربت	راغ : خود رو جنگل
لا لا : درخشاں	لؤلؤ : موتی
ستمزدہ : مظلوم	یکی : ایک بار، کبھی
بُریدن : کاشنا، طے کرنا	نقس درکشیدن : سانس روک لینا
سیما : پیشانی، چہرہ	پرتو : عکس
فروغ : چمک دمک	سمن زار : چنپیل کے پھولوں کا چمن
تہی : خالی	یزدان : خدا
درخور : قابل، لائق، اہل	مشت خاک : مٹھی بھر مٹی، وجود
	خیابان : کیاری، باغ (نئی فارسی میں سرزاک کو کہتے ہیں)
	خزیدن : ریگنا، چکے سے کہیں چھپ جانا
	شُدن : ہونا، رفتہ : جانا کے معنوں میں بھی آتا ہے۔

## تمرین

- ۱

- ۱ - خدا نے انسان سے کیا کہا ؟
- ۲ - انسان نے کیا جواب دیا ؟
- ۳ - اس مکالے کا مرکزی خیال کیا ہے ؟
- ۴ - نظم " تہائی " میں شاعر نے پھاڑ اور چاند سے کیا کہا ہے ؟
- ۵ - اس نظم میں شاعر نے کیا کہنا چاہا ہے ؟

- ۲

- ۱ - ضمائر مُحصل سے مُفصل اور مُفصل سے مُحصل بنائیے :  
گریبانت ، گوشِ تو ، آشایم ، سُنگِ تو ، نوایم
  - ۲ - مندرجہ ذیل مرگب کون کون سے ہیں ؟  
پولا و ناب ، نہالِ چمن ، طائِ نغمہ زن ، لولوی لالا ، لپ ساحل
  - ۳ - علامہ اقبال کی فارسی شاعری کے بارے میں اپنی رائے تحریر کیجیے۔
-

## داستان پرواز

انسان، از زمانهای بسیار قدیم، آرزوی پرواز داشت. می خواست در آسمان زیبای آبی پرواز کند. از عقابها بالاتر رود و از ابرها بگذرد. می خواست به ماه روشن و ستارگان درخشنان برسد. انسان، برای رسیدن به این آرزو، گوششهای بسیار کرده است.

در هزار و صد سال پیش، یکی از مسلمانان دانشمند به نام عباس بن فرناس، بالهایی برای پرواز در آسمان ساخت. او با آن بالهای پرواز درآمد و پس از مدتی به زمین نشست. هدوه صد سال پیش، یک جوان آلمانی نیز به همین فکر افتاد. نام او "اتو" بود. وی چندین سال رحمت کشید و بالهای بزرگی ساخت. اولین بار که پرواز کرد، از شادی در پوست خود نمی گنجید. اتو، صدها بار، با بالهای بهتر و محکمتری در آسمان پرواز کرد.

"ویلبر رایت" جوان آمریکایی بود. او خیلی با هوش و زیرک بود. روزی هنگام بازه، به زمین خورد. به سبب شکستگی استخوان، مجبور شد چند سال در خانه بماند. او در این مدت بیکار نشست و کتابهای مفیدی خواند. اتفاقاً کتابهایی درباره سرگذشت "اتو" و آزمایش‌های وی، به دستش رسید. ویلبر، پس از خواندن این کتابها تصمیم گرفت کار او را دنبال کند. برادرش "اویل" نیز با او بود.

این دو برادر آمریکایی، اول بالهایی ساختند و با آن پرواز کردند و بعد به فکر ساختن ماشینی برای پرواز افتادند. سه سال طول کشید تا گوششهای آنان به نتیجه رسید. هنگامی که نخستین هواپیما آماده شد، آنها دوستان خود را به دشتی دعوت کردند تا اولین پرواز آنها را تماشا کنند، همه با اشتیاق، منتظر دیدن این کار عجیب بودند.

سرانجام، هوا پیما از زمین برخاست و به پرواز در آمد. قلب همه از شادی و هیجان می تپید. این پرواز ۳۸ دقیقه طول کشید. سپس هوا پیما به سلامت بر زمین نشست و ویلبر با سرافرازی از آن خارج شد. ویلبر و ارویل اولین کارخانه هوا پیما سازی را تاسیس کردند.

از آن زمان نزدیک به هشتاد سال می گذرد. امروز هوا پیماها، انسان را در اندک زمانی از این سوی زمین به سوی دیگر آن می بردند.

دانشمندان، پس از گوشش بسیار، دستگاهی ساختند که انسان در گرده ماه نیز فرود آمد. دانشمندان باز هم دارند برای راه یافتن به فضا و کره های دیگر سعی می کنند.

(ماخوذ از کتاب فارسی سوم دبستان، ایران)

## فرهنگ

در حدود : تقریباً ، کے قریب	آبی : نیلا
آلمن : جرمی	بال ها : بال کی جمع، پر
محکمتر : (محکم+تر) زیاده مضبوط	به فکر افتادن : خیال میں ہونا
استخوان : ہڈی	به زمین خوردن : گرپنا
آزمایشها : (آزمایش+ها) تجربات	به دست رسیدن : ہاتھ لگانا، حاصل ہونا
دنبال کردن : جاری رکھنا، آگے بڑھانا	تصمیم گرفتن : ارادہ کر لینا، تھیہ کر لینا
تماشا کردن : دیکھنا	آمادہ شدن : تیار ہونا
سپس : پھر ، اس کے بعد	هیجان : جوش و خروش

سرانجام : آخر کار	تاسیس کردن : قائم کرنا
فُرودآمدن : اُترنا	دستگاہ : مشین ، آلہ
ڈور دراز : ڈور دراز	دانشمند : (دانش+مند) سائنس دان
	بے زمین نشستن : زمین پر اُترنا ، طیارے کا لینڈ کرنا
	زحمت کشیدن : تکلیف اٹھانا ، کوشش / محنت کرنا
	آلمنی : (آلمن + ی) جرمی کا باشندہ
	در پوست خود نگنجید : پھولانہ سانا
ہوا پیما : (پیمودن مصدر ، پیاند مضارع ، پیا فعل امر ، اسم + امر = اسم فاعل / صفت فاعلی) ہوائی جہاز	

### تمرین

- ۱

۱ - کس مسلمان سائنس دان نے پہلی بار پرواز کی ؟

۲ - سبق میں جرمی کے نوجوان کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے ؟

۳ - جدید ہوائی جہاز کے مؤجد کون ہیں ؟

۴ - انہیں ہوائی جہاز بنانے کا خیال کیسے آیا ؟

۵ - جہاز سازی کا پہلا کارخانہ کس ملک میں قائم ہوا ؟

۱۔ واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے :

انسان ، زمانخا ، آرزو ، بازی ، کتابجا ، کار ، قلب ، براور ، داشمندان ، گزہ

۲۔ سبق میں ”دوبرا در“ کہا گیا ہے۔ ”دوبرا دران“ کیوں درست نہیں ہے ؟

۳۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے :

معاف کیجیے گا میں پچیس منٹ سے دیر سے پہنچا۔ راستے میں ٹریک کا بہت رش تھا۔ ایک بار گاڑی کا ٹاٹر بھی پنکھر ہوا۔ کیا آپ نے انکو ارسی سے پوچھا ہے کہ طیارہ کب اترے گا ؟ اگر نہیں پوچھا تو چلیں پوچھ لیتے ہیں۔ اجازت دیجیے، میں گاڑی پارک کرلوں ، پھر اکٹھے اندر چلتے ہیں۔

## نیما یوشیج

نیکلاؤ شن ۱۸۹۶ میں ، ایران کے صوبہ مازندران کے ایک گاؤں یوش میں پیدا ہوئے۔ ان کا نام علی اسفندیاری تھا۔ انہیں جدید فارسی شاعری کا باتی کہا جاتا ہے۔ وہ فارسی کے علاوہ اپنی مادری زبان طبری میں بھی شعر کرتے تھے۔ وہ صاحب نظر ادیب اور ناقہ بھی تھے۔ میں کے لگ بھگ تصانیف ان کی یادگار ہیں۔ ان کا انتقال ۱۹۵۹ میں ہوا۔

نیکلاؤ شن نے روایتی عروضی بحروف اور قافية و ردیف کی پابندیوں سے انحراف کیا۔ ان کی جدید نظموں میں مصرعوں کی لمبائی کیساں نہیں ہے۔ وہ وزن اور قافیے کے مخالف نہیں تھے، البتہ قافیے کا استعمال وہی ضروری سمجھتے تھے، جہاں ناگزیر ہو۔ ۱۹۲۲ میں ان کی طویل نظم ”اسنان“، مظہرِ عام پر آئی۔ یہ روایت شکن نظم جدید فارسی شاعری کا نقطہ آغاز بھی جاتی ہے۔

نیا بہت حس دل کے مالک تھے۔ انہیں ظلم و نا انصافی سے نفرت تھی۔ وہ غریبوں کے ذکھر درکوڈاتی درد و غم سمجھتے تھے۔ انہوں نے محروم طبقے کے لوگوں کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا۔ انہیں اپنی سرزی میں سے عشق کی حد تک لگا تو تھا۔ جنگل، پہاڑ، دریا، پرندے اور جانوران کی شاعری کا اہم موضوع ہیں۔ وہ بہت بڑے انسان دوست شاعر ہیں۔  
نیا بیوچ نے بعد میں آنے والے شاعروں کی کئی نسلوں کو متاثر کیا ہے۔ ان کی تقلید میں کی جانے والی شاعری ”نیائی“ کہلاتی ہے۔

## آمد بھاران!

توده برف بشکافت از هم.

قُلَّهُ كُوه شد يكسر ابلق.

مرد چوپان در آمد ز دخمه.

خنده زد شادمان و مؤفق ،

که دگر وقت سبزه چرانی است.

عاشقًا! خیز، کامد بھاران!

چشمہ گوچک از گوه جوشید.

گل به صحرادرآمد چو آتش.

رُود تیره چو طوفان خروشید.

دشت، از گل شدہ هفت رنگه.

آفتاب طلایی بتابید ،

بر سر ژاله صبحگاهی.

ژاله ها دانه دانه درخشندہ.

همچو الماس و در آب ماهی.  
بر سرِ موج ها زد معلق.

(گردیده ای از "افسانه" نیما یوشیج)

## فرهنگ

بہاران : موسم بہار	چُلہ : چوٹی
ابلق : سیاہ و سفید، چتکبرا	دخمه : مراد کثیا، جھونپڑی
مؤفق : کامیاب و کامران	عاشقنا : (عاشق + ا) اے عاشق
کامد : "کہ آمد" کا مخفف	جوشیدن : اُبلنا ، نکنا
طلائی : شہری	الماس : ہیرا
معلق زدن : قلابازی کھانا	ڈالہ : اردو میں "اوے" کے معنوں میں راجح ہے۔ فارسی میں اس کا مطلب ہے شبتم۔ فارسی میں "اوے" کو "تگرگ" کہتے ہیں۔

## تمرین

- ۱

۱ - پہاڑ کی چوٹی کو "ابلق" کیوں کہا گیا ہے؟

۲ - چرواحے کی ہنسی کی کیا وجہ ہے؟

- ۳- پھول کو آگ اور شبِ نم کے قطروں کو ہیروں سے کیوں تشبیہ دی گئی ہے ؟  
 ۴- نظم میں چھلیوں کی کیا حالت بیان کی گئی ہے ؟  
 ۵- نیایوش کے فکر و فن پر اظہار خیال کیجیے۔

-۲

- ۱- مندرجہ ذیل مرگب کون کون سے ہیں ؟  
 تو دہ برف ، قلہ کوہ ، چشمہ کوچک ، آفتاب طلائی ، رُود تیرہ ،  
 ۲- مندرجہ ذیل الفاظ کے متصادک ہیں :  
 خندہ ، شادمان ، کوچک ، صحگاھی ، بہاران  
 ۳- نظم میں آنے والے مخفف الفاظ کی شناخت کیجیے۔

-----

### نامہ ای بہ پسرم

فرزند من ! دمی چند بیش نیست کہ در آغوش من خفتہ ای و من به نرمی سرت را  
 بر بالین گذاشتہ ، آرام از کنارت برخاسته ام و اکنون به تو نامہ می نویسم .  
 اکنون تو گوچکتر از آنی کہ بتوانم آنچہ می خواهم ، با تو بگویم . سالہای دراز باید  
 بگذرد تا تو گفته های مراد ریابی . شاید رُوزی این نوشته را برداری و به گنجی بروی و  
 بخوانی و دربارہ آن اندیشه گئی .  
 من نیز مانند هر پدری آرزو دارم کہ دوران جوانی توبہ خوشبختی بگذرد . اما جوانی

برمن خوش نگذشته است و امید ندارم که رُوزگارِ تو بهتر باشد. دوران ما عصرِ ننگ و فساد است و هنوز نشانه‌ای پیدا نیست از اینکه آینده جُز این باشد.

شاید بر من عیب بگیری که چرا دل از وطن برداشته و ترا به دیاری دیگر نبُردَه‌ام، تا در آنجا با خاطری آسوده تر به سر ببری. راستی آن است که این عزیمت بارها از خاطرم گذشته است. اما من و تو از آن نهال‌ها نیستیم که آسان بتوانیم ریشه از خاک خود برکنیم و در آب و هوایی دیگر نمو کنیم اما شاید ماندن من سببی دیگر نیز داشته است. دشمن من که "دیو فساد" است، در این خانه مسکن دارد من با او بسیار گوشیده‌ام همه خوشی‌های زندگی ام در سر این پیکار رفته است.

اینکه ترا به دیاری دیگر نبُردَه‌ام، از این جهت بود که از تو، چشم امیدی داشتم می‌خواستم که کین مرا از این دشمن بخواهم. خلاف مردی داشتم که میدان را خالی گنم و از دشمن بگیریم شاید تو نیرو من تراز من باشی و در این پیکار بیشتر کامیاب شوی.

اکنون که اینجا مانده‌ایم، باید در فکر حال و آینده خود باشیم. می‌دانی که کشور ما رُوزگاری، قدرتی و شوکتی داشت. امروز از آن قدرت و شوکت نشانی نیست. ملتی گوچکیم و در سرزمینی پهناور پراکنده‌ایم. در این زمانه کشورهای عظیم هست که ما، در ثروت و قدرت، با آنها برابری نمی‌توانیم کرد. امروز ثروت هر ملتی حاصل پیشرفت صنعت او است و قدرت نظامی نیز با صنعت ارتباط دارد.

پس اگر نمی‌خواهیم یکباره نایبود شویم، باید در پی آن باشیم که برای خود شان و اعتباری به دست بیاوریم. این شان و اعتبار را جز از راه دانش و ادب حاصل

نمی توان کرد. ملتنی که رُوبه انقراض می رَوَد، نُخست به دانش و فضیلت بی اعتماد  
می شود.

اما اگر هنوز امیدی هست، آن است که جوانان ما همه یکباره به فساد تن در نداده  
اند. هنوز برق آرزو در چشم ایشان می درخشند آرزوی آنکه بمانند و سرفراز باشند. و  
من آرزو دارم که فردا تو هم در صفت این گسان در آئی، یعنی در صفت کسانی که به  
قدرو شان خود پی بُرده اند. می دانند که برای کسب این شرف گوشش باید کرد و  
رنج باید بُرد.

آرزوی من این است که تو هم در این گوشش و رنج شریک باشی!

(دکتر پرویز نائل خانلری)

## فرهنگ

باليين : تکي، سرهانه	ذمي چند : چند لمحه
کنار : پپلو	آرام : آہستگی / آرام سے
گنج : کونا، گوشة	دریابی : (دریافت نهادن، پالینا) توجان لے
فساد : خرابی	ننگ : بے شرمی، علامت
پیدا : ظاہر	نشانه : نشانی، علامت
عزيزمت : اراده، خیال	عیب گرفتن : اعتراض کرنا، نکتہ چینی کرنا
دیو : شیطان	نحو کردن : پروش پانا، پھولنا پھلنا
کین : انتقام	مسکن : ٹھکانا، جائے سکونت

روزگاری : کسی زمانے میں	نیرومندر : (نیرو+مند+تر) زیادہ طاقتور
پراکنڈہ : (پراکنڈن مصدر) منتشر	پہناور : (پہنا+ور) وسیع و عریض
حاصل : نتیجہ	ثروت : دولت ، سرمایہ
ارتباٹ : رابطہ ، تعلق	پیشرفت : ترقی
بی اعتمنا : بے توجہ	انقراض : خاتمه ، زوال
پی بُردن : جان لینا ، سمجھ لینا	تن در دادن : پوری طرح محو اغرق ہو جانا
	شرف : عزت و عظمت

### تمرین

-۱

- ۱- اپنے بیٹے کے بارے میں مصطفیٰ کی کیا خواہش ہے ؟
- ۲- اپنے زمانے کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے ؟
- ۳- مصطفیٰ نے ترکِ وطن کا خیال کیوں چھوڑا ؟
- ۴- انہیں کن لوگوں سے بہتری کی امید ہے ؟
- ۵- انہوں نے بیٹے کو کس جدوجہد میں شریک ہونے کی نصیحت کی ہے ؟

-۲

- ۱- امتحان میں کامیابی کے موقع پر ، اپنے والدِ محترم کو فارسی میں پانچ سات جملوں کا ایک خط لکھیے :

## غزل

رفیقِ اهلِ دل و یارِ محترمی دارم  
 بساطِ باده و عیشِ فراهمی دارم  
 کنارِ جو، چمنِ شسته رانمی خواهم  
 که جویِ اشکی و مژگانِ پُرنمی دارم  
 گذشم از سرِ عالم، کسی چه می داند  
 که من به گوشِ خلوتِ چه عالمی دارم  
 تو دل نداری و غم هم نداری، اما، من  
 خوشم از این که دلی دارم و غمی دارم  
 زیل کینه دشمن چه غم خورم سیمین  
 که همچوگو هم و بنیانِ محکمی دارم

(حاتم سیمین بهبهانی)

## فرهنگ

مژگان : پلکیں

کینه : بعض و نفرت

بساط : چٹائی، قایین، بچھونا، یہاں محفلِ مراد ہے۔

شسته : (شستن مصدر) ڈھلاہوا

سیل : سیلاب

بنیان : بنیاد

## تمرین

- ۱

- ۱ - قافیہ اور ردیف کی شناخت کیجیے۔
- ۲ - تیرے شعر کا مفہوم واضح کیجیے۔
- ۳ - شاعرہ نے چوتھے شعر میں کس بات پر خوشی کا اظہار کیا ہے؟
- ۴ - شاعرہ کو دشمنوں کی سازشوں سے کیوں کوئی غم نہیں ہے؟
- ۵ - ”بساط پادہ“ اور ”عیش فراہم“ سے کیا مراد ہے؟

- ۲

- ۱ - مندرجہ ذیل مرکب کون کون سے ہیں؟  
رفیقِ اہلِ دل ، یارِ محروم ، کنارِ بُو ، بُوی اشک ، بُدیانِ حکم
  - ۲ - مندرجہ ذیل افعال کی مکمل گردانیں لکھیے:  
نمی خواہم ، گذشتیم ، نداری ، خورم ، می داند
  - ۳ - مقطع میں دی گئی تشبیہ کی روشنی میں مشتبہ ، مشتبہ بہ ، وجہ تشبیہ کی وضاحت کیجیے۔
-

## راشد منهاس، نشان حیدر

تاریخ درخشناد اسلامی شاهد آن است که در مَوْقِع بُحْرَانِ گُودکان و جوانان ملت ما از بُرْگَسالان عَقَب نماندند و مثل آنها، شمامت بی نظیری را از خود نشان دادند. در غزوه بدر، معاذ و معوذ، با وجودی که از لحاظ سن خیلی کوچک بودند، بزرگترین دشمن اسلام، ابو جهل را به قتل رسانیدند. محمد بن قاسم نیز که برسند مُتَصَّرَّف شد و زمینه را برای تاسیس سلطنت اسلامی در شبِه قاره هند و پاکستان هموار ساخت، سِن زیادی نداشت. خوشبختانه ملت ما آن هم دارای جوانانی است که می توانند فداکاری کنند.

راشد منهاس یکی از همین جوانان دلیر و جسور ما بوده است که رُوز جمعه بیستم ماه آوت سال ۱۹۷۱ میلادی در راه حفظ ناموس وطن، جان عزیز خود را از دست داد و پس از شهادت، "نشان حیدر" را برداشت آورد. "نشان حیدر" عالی ترین مдал نظامی پاکستان است و به افرادی از نیروهای سه گانه پاکستان داده می شود که در اوضاع بسیار نامساعد، کار فوق العاده ای را انجام می دهند. راشد منهاس از جوانترین قهرمانان پاکستان و شاید کوچکترین شجاعان جهان است که به لحراب بُرگترین مدار نظامی نائل آمده اند. وی در موقع شهادت فقط بیست ساله بود. راشد منهاس در سال ۱۹۵۰ میلادی در کراچی به دُنیا آمد. پدرش یک افسر بازنیسته نظامی بود. او از دوران گُودکی می خواست به خدمت نیروی هوایی پاکستان در آمد. پس از گرفتن دیپلم علوم در سال ۱۹۶۸ به خدمت نیروی هوایی پاکستان سه سال مشغول تحصیل حرفه ای در آکادمی نیروی هوایی رسالپور بود و در ۱۹۷۱ م به عنوان سُتوان هوایی فارغ التحصیل گردید.

در ۱۹۷۱ م جنگی بین پاکستان و هندوستان آغاز شد. راشد منهاس آن روزها تحت تربیت بود و دوره کار آموزی را می گذراند. روز جمعه بیستم اوت ۱۹۷۱ هنگامی که در هواپیمای جنگنده ای، با مربی خویش داشت پرواز می کرد، ناگهان احساس کرد که مربی خان او می خواهد هواپیما را به سوی کشور دشمن هدایت کند. همینکه از خیانت مربی خویش آگاه شد، تصمیم گرفت که به هیچ وجه نخواهد گذاشت که این نقشه ناجوانمردانه عملی بشود.

بدین ترتیب کشمکش شدیدی بین مربی خان و سرباز جوان آغاز شد. هر اندازه ای که هواپیمای نیروی هوایی پاکستان به خاک دشمن نزدیک تر می شد، همان اندازه، معرکه گیرو دار بین مربی خیانتکار و راشد فداکار گرمتر می شد هواپیما داشت لحظه به لحظه به مراز دشمن نزدیکتر می شد. حالا گوچکترین فرصت درنگ نماینده بود. راشد تصمیم قاطعی گرفته بود. وی با سعی هر چه تمامتر، هواپیمای خود را رو به زمین کرد که در ظرف چند ثانیه، در خاک پاک ماسقط کرد و منفجر شد. راشد منهاس این مسابقه زندگی و مرگ را بُرد. جان شیرینش را باخت ولی زندگانی جاوید یافت و فرد فرد ملت پاکستان را سر بلند و مفتخر ساخت. ذرود بر روح پاک راشد منهاس که با شجاعت کم نظیر خود، سرمشقی شان تقليد برای جوانان با حمیت میهن ما، از خود باقی گذاشت.

(شیخ نوازش علی)

## فرهنگ

موقع بحرانی : هنگامی حالات

شاهد : گواه

عقب ماندن : چیزی ره جانا

بُزرگسال : (بزرگ + سال) بڑی عمر کا آدمی

نشان دادن : دکھانا ، مظاہرہ کرنا	شہامت : بہادری ، دلیری
مُتَصَرِّف شدن : قابض ہونا	سین : عمر
خوشبختانہ : (خوش+جنت+انہ) خوش قسمتی سے زمینہ : میدان	آلان : اب ، اس وقت
هم/نیز : بھی	فدا کاری : قربانی ، ایثار
جَسُور : دلیر	عالی ترین : سب سے بڑا
مدال : میڈل ، تمغہ	نظامی : فوجی
نیرو : فوج	فوق العادہ : غیر معمولی
احراز : حُکول	نائل آمدن : کامیاب ہونا
بازنشستہ : ریٹائرڈ	دیپلم علوم : ایف ایس سی
کارآموزی : ٹریننگ	اکادمی : اکیڈمی
بے گُنوان : کے طور پر ، کی حیثیت میں	سُتوان ہوایی : فلاٹ لیفٹینٹ
دورہ : کورس	مرلبی : تربیت دینے والا
خائن : خیانت کرنے والا ، غدار	نقشه : سازش
ناجوان مردانہ : بُردارانہ	بدین ترتیب : یوں ، اس طرح سے
مرز : سرحد	قاطعی : قطعی ، فیصلہ گن
سُقُوط کردن : گرنا	مُدقچہ شدن : پکھنا
مسابقه : مقابلہ	بُردن : جیت جانا
مُفتَخر : صاحب فخر	سرمشق : نمونہ
شانِ نقلید : قابل تقلید	

نیروہای سہ گانہ : تینوں (ریزی ، بحری ، ہوائی) فوجیں  
 جنگنگنڈہ : (جکیدن مصدر، جگد مضارع، جنگ فعل امر + ندا) لڑاکا  
 تحصیل حرفہ ای : قفقی تربیت، پیشہ و رانہ تعلیم

### تمرین

- ۱

۱ - معاف، معفوٰ اور محمد بن قاسم کون تھے ؟

۲ - ”نشان حیدر“ کے کہتے ہیں ؟

۳ - راشد منہاس کیسے شہید ہوئے ؟

۴ - شہادت کے وقت ان کی کیا عمر تھی ؟

۵ - اس واقعے سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے ؟

- ۲

۱ - مندرجہ ذیل افعال کی شناخت کیجیے :

انجام می دھند، پرواز می کرد، داشت نزدیکتر می شد، نخواهد گذاشت، نماندہ بود

۲ - ”ویپلم“، ”اوٹ“ اور ”اکادمی“ جیسے لفظوں کو مفرس (فارسی بنایا گیا) کہا جاتا ہے۔  
 ایسے پانچ الفاظ اور لکھیے۔

۳ - سبق کے جمع الفاظ الگ لکھیے۔

## ارزش ورزش

روح سالم همیشه در بدنی سالم وجود دارد. کسی که از سلامت بدن برخوردار نیست، اغلب از سلامت روح نیز بی بهره است. ما، برای پیشرفت در زندگی، به سلامت بدن و روح نیاز داریم. اگر می خواهیم روح سالمی داشته باشیم، باید به سلامت بدن توجه بیشتری گنیم.

در زمانهای گذشته، بیشتر کارها با نیروی دست و بدن انجام می گرفت و اکثر مردم به هنگام کار کردن، خود به خود طور طبیعی ورزش می کردند. راهها پیاده پیموده می شد. مسافرت‌های طولانی با اسب یا قاطر انجام می گرفت. این پیاده روی و اسب و قاطر سواری، خود نوعی ورزش است. ولی در جامعه پیشرفت‌آمروزی، قضیه بالعکس است. امروزها، همه کارهای سنگین با ماشین انجام می گیرد. با بودن وسایلی چون اتومبیل، قطار و هواپیما، هیچکس پیاده یا با اسب سفر نمی کند. در نتیجه، ما روش ورزش طبیعی را از دست دادیم. حال آنکه تن آدمی اگر به کار نیفتد، به سستی می گراید. آدم تنبل می شود و تنبلی آدم را به نامؤقتیت می کشاند. بدن آدمی، اگر به کار آفتد، نیرو می گیرد، رشد می گند و کمال می یابد. سختیهای زندگی چیره شویم.

وقتی ما ورزش می گنیم، خون سریعتر در بدن ما می گردد، و به ماهیچه ها بیشتر رُوی می آورد. ما بیشتر غرق می گنیم و سمهای از بدن خارج می شوند. تنفس تندتر می شود و اکسیژن بیشتری به بدن می رسد. این امر، تن را سالم و جان را شاداب می گند. ورزش، خستگی و فرسودگی جسمی و روحی را زود تر بر طرف می گند، و ذهن برای کوشش آماده تر می شود.

ورزشہای گروہی، ورزشکاران را راه و رسم زندگی و تعاون با مردم می آموزد۔ ما باید در زندگی عادی ہم روحیہ ورزشی داشتے باشیم۔

از پیروزیها مغورو و از شکستہ دلشکستہ نشویم۔ شکست، قدم اول در راه پیروزی است۔

(شعیب احمد)

## فرهنگ

سلامت : صحت و سلامتی	سالم : تدرست، صحت مند
نیاز داریم : ہمیں ضرورت ہے	پیشرفت : ترقی
جامعہ : معاشرہ	قاطر : خبر
قضیہ : معاملہ، مسئلہ	امروزی : موجودہ، آج کل کا
تنبل : کابل	بالعکس : بر عکس
ماہیچہ ہا : عضلات	چیرہ : غالب، فاتح
سم : زہر	عرق کردن : پیندا نا
بر طرف کردن : ختم کرنا، دُور کر دینا	اکسیٹن : آکسیجن
ورزشکار : ورزش کرنے والا، سپورٹس میں	گروہی : ٹیم کی صورت میں
روحیہ ورزشی : سپورٹس میں پرث	عادی : عام، روزمرہ کی
	پیروزی : کامیابی

## تمرین

- ۱

- ۱ - ورزش کیوں ضروری ہے ؟
- ۲ - پیشہ آنے سے کیا ہوتا ہے ؟
- ۳ - آجکل کے دور میں ورزش کی کیا اہمیت ہے ؟
- ۴ - صحت مندرجہ سے کیا مراد ہے ؟
- ۵ - ناکامی ، کامیابی کا پہلا زینہ ہے ، کیوں ؟

- ۲

### ۱ - فارسی ترجمہ کیجیے :

ورزش انسانی صحت کے لیے بہت ضروری ہے۔ ورزش سے جسم بھی صحمند رہتا ہے اور روح بھی۔ آجکل ہمیں ورزش کی زیادہ ضرورت ہے۔ ورزش نہ کرنے سے آدمی کا ہل ہو جاتا ہے۔ کابلی آہستہ آہستہ زندگی کو ناکامی کی طرف لے جاتی ہے۔ نوجوان کو روزانہ ورزش کرنی چاہیے۔ نوجوان، قوم کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔ نوجوانوں کی صحت مندی، قوم کے مستقبل کی صحت مندی ہے۔

## در کتابخانه

روز چهارشنبه بود و ساعت یک و رُبع بعد از ظهر. عظمی امروز آخرین درس فارسی را در کلاس خوانده بود. فکر می کرد ای کاش کتاب فارسی ام به این زودی تمام نمی شد! دلش گرفته بود. نمی خواست از فارسی جُدا بشود. رفت به کتابخانه دانشکده و سرمیزی نشست. کتابخانه خیلی شلوغ بود. همه داشتند کتابها و روزنامه های را می خواندند. وی کتاب فارسی اش را باز کرد و شروع کرد به خواندن. بعد از ذه پانزده دقیقه، دوست عزیزش هما، وارد کتابخانه شد و مستقیماً به طرف او رفت.

هُما : خدارا شکر، پیدا شدی، گجا بُودی ۹

عظمی : همینجا بودم.

هُما : چه کار می کردی اینجا ۹

عظمی : فارسی می خواندم. فکر کردم به جای اینکه به کافه بروم، بهتر است به کتابخانه بروم. آمدم اینجا !

هُما : چه خبر است ۹ خیلی گرفته به نظر می آید !

عظمی : چیزی نیست، می دانی امروز آخرین کلاس فارسی مان بود ۹

هُما : جذی ۹ نمی دانستم.

عظمی : بله، امروز آخرین درس ما با خانم دکتر نگهت بود.

ایشان امروز خُدا حافظی کردند تا ما برای امتحان آماده بشویم.

هُما : حالا متوجه شدم که چرا دلت گرفته است ! چرا فارسی را این قدر دوست دارید؟

عُظمی : مگر نمی دانی که این زبان شیرین ، قرنها زبان دینی و رسمی نیاکان ما بوده است. میراث ادبی بُزرگان ما ، همه اش فارسی است. خود اقبال بُزرگ ، اغلب به فارسی شعر سروده است. بدون یادگرفتن فارسی ، مانمی توانیم حتی حق اردورا ادا کنیم.

هُما : خیلی خوب ! چقدر قشنگ صحبت می گُنی . حالا به من بگو می توانی فارسی حرف بزنی <sup>۹</sup>

عُظمی : نخیر ، فعلاً برایم ممکن نیست ، ولی خانم ڈکتر نگهت به من قول داده اند در سال دوم مرا فارسی تکلمی یاد می دهند.

هُما : پس تا سال آینده باید منتظر باشیم !

عُظمی : بله ، در سال آینده من سعی می گُنم به فارسی تکلمی مُسلط بشوم ، خیلی دلم می خواهد فارسی صحبت گُنم.

هُما : به خواست خدا اگر کوشش می گُنی ، مؤفق می شوی ! با اجازه شما من رفتم . خدا حافظ !

عُظمی : به سلامت ، فردا می بینم .

(معین نظامی)

## فرهنگ

ظهر :	وپهـر	چهارشنبه :	بدـھ
دلش گرفته بود :	وہ دل گرفتہ تھی	به این زُودی :	اتنی جلدی
مستقیماً :	برابر است ، سیدھا	شلوغ :	رش
کافہ :	کینے	همینجا :	(ہمیں + جا) یہیں

جَدِّی : واقعی ، صحیح	گرفته : افرادہ ، اداس
متوجه شدن : جاننا ، سمجھنا	آمادہ : تیار
قرن : صدی	دوست داشتن : پسند کرنا
غلب : زیادہ تر	نیا کان : اجداد
یادگر فتن : پڑھنا ، سیکھنا	بدون : بغیر
نخیر : نہیں	قشنگ : خوبصورت
قول دادن : وعدہ کرنا	فعلاً : ابھی
یاد دادن : سکھانا	فارسی تکلیمی : بول چال کی فارسی
می بینم : تجھے دیکھوں گی ، ملوں گی	مُسلط شدن : ماہر ہونا
من رفتم : میں جا رہی ہوں ، میں تو چلی	چہ خبر است : کیا بات ہے ؟ کیا ہو رہا ہے ؟

### تمرین

- ۱

۱ - عظیمی کیوں اداس تھی ؟ وہ کیا سوچ رہی تھی ؟

۲ - اُس نے فارسی کو پسند کرنے کی کیا وجہات بتائیں ؟

۳ - فارسی جانے بغیر ارڈو کا حق کیسے ادا نہیں ہو سکتا ؟

۴ - فارسی تکلیمی کی کیا اہمیت ہے ؟

۵ - کیا آپ نے فارسی میں کچھ باتیں سیکھی ہیں ؟

۱ - فارسی میں ترجمہ کیجیے :

آج ہم نے فارسی کا آخری سبق پڑھا ہے۔ ہمیں فارسی بہت اچھی لگتی ہے۔ اس میں حکمت و اخلاق کی اچھی اچھی باتیں ہیں۔ فارسی شاعری بھی بہت دلکش ہے۔ ہم ابھی زیادہ فارسی بول نہیں سکتے۔ اگلے سال ہم کوشش کریں گے کہ بول چال کی فارسی سیکھ جائیں۔ اگر ہم محنت کریں گے تو انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔

## نمبروں کی تقسیم (انشائی) کل نمبر 60

### حصہ اول

**سوال نمبر 1:** درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

(20)

### حصہ دوم

**سوال نمبر 2 :** نظر پارے کا سلیس اردو میں ترجمہ سمجھیے سبق کا عنوان اور مصنف کا نام بھی لکھیے۔

(8+1+1)

**سوال نمبر 3 :** اشعار کا ترجمہ اور تشریح

**سوال نمبر 4 :** فارسی میں پرپل کے نام بیماری کی وجہ سے چھٹی کی درخواست یا والد کے نام خط لکھیے

(10)

جس میں انہیں اپنے پاس ہونے کی اطلاع دیں۔

(10)

**سوال نمبر 5 :** جملوں کا فارسی میں ترجمہ کریں۔

**نوٹ :** ممتحن درخواست کی جگہ خط بھی پرچم میں پوچھ سکتا ہے۔

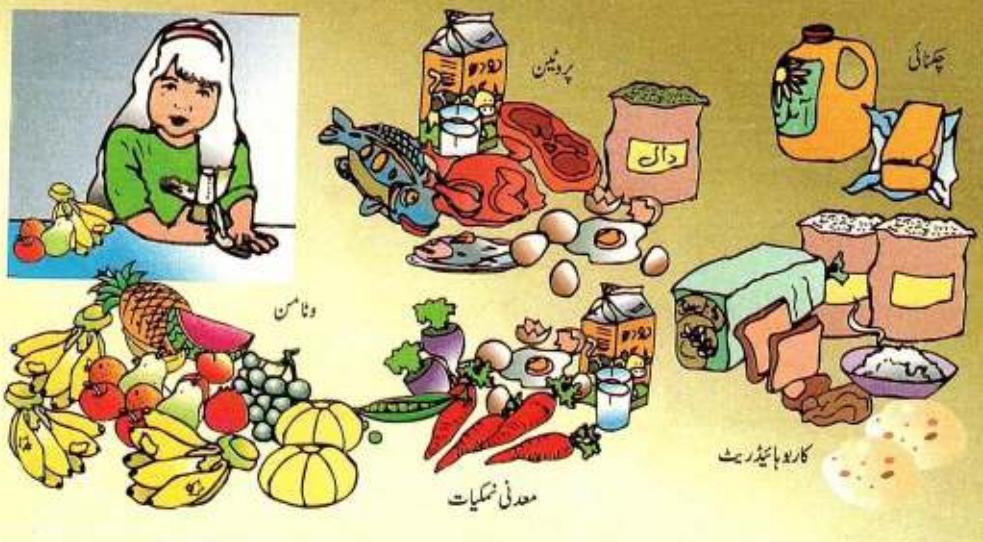
### معروضی (کل نمبر 40)

**سوال نمبر 6 :** درست جواب پر نشان گائیے۔

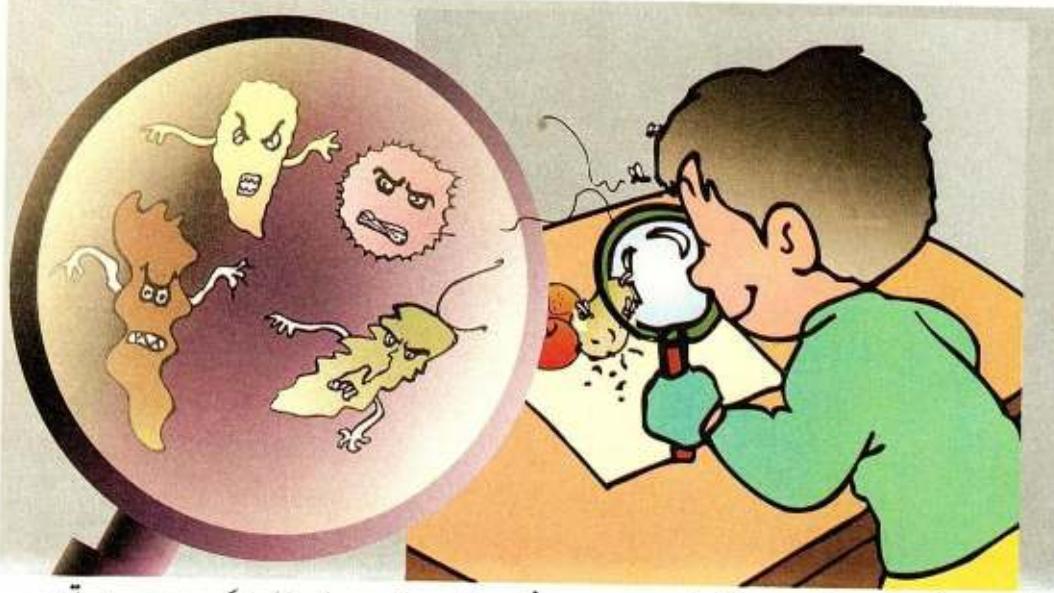
**سوال نمبر 7 :** فقرات مکمل کریں۔

**سوال نمبر 8 :** کالم (الف) اور کالم (ب) میں ربط پیدا کر کے جوابات کالم (ج) میں درج کریں۔

(10)



انسانی جسم کو مختلف غذائی اجزاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس غذا میں یہ سب اجزاء موجود ہوں اسے متوازن غذا کہتے ہیں۔



سرک کے ارد گرد بکنے والی کھانے پینے کی اشیاء پر بہت سے جرا شیم ہوتے ہیں۔ جن سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

چنجاب تیکست بک بورڈ، وفاقی وزارت تعلیم، حکومت پاکستان کے منظور کردہ قومی نصاب کے مطابق معیاری اور سستی کتب تیار کر کے مہیا کرتا ہے۔ اگر ان کتب میں کوئی تصور وضاحت طلب ہو، متن اور املا وغیرہ میں کوئی غلطی ہو تو گزارش ہے کہ اپنی آراء سے آگاہ فرمائیں۔ اداوارہ آپ کا شکر گزار ہو گا۔

### چنجبر میں

چنجاب تیکست بک بورڈ  
21-22 صفحہ III الی II الی I



فکس نمبر: 9230679  
ایمیل: chairmanptbb@yahoo.com

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور



ای غچہ خواییده چونز کس، بکران خیز  
کاشانه مارفت ہے تاراج غان، خیز  
از نالہ مرغ چمن، از بانگ اذان خیز  
از گرمی هنگام آتش نہان خیز  
از خواب گران، خواب گران، خواب گران خیز  
از خواب گران خیز